عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۲۷ صفر تا ۳ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۸

خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور اس کا سدباب

اطاعتِ والدین اور حسنِ سلوک کی مثالیں

غزہ میں محصور فلسطینیوں کے خلاف

اسرائیلی درندگی و سفاکی

website: http://www.khatm-e-nubuwat.com.pk
Emial: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatm-e-nubuwat.org
http://www.khatm-e-nubuwat.com

مولانا سعید احمد جلالپوری

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام

محمد عبداللہ، کراچی

س:...... بعض موذن اذان سے پہلے لمبے لمبے درود وسلام وغیرہ پڑھتے ہیں، کیا یہ عمل صحیح ہے؟ یہ طریقہ کار تو مجھے کسی بھی نماز کی کتاب اور تعلیم الاسلام میں نظر نہیں آتا، براہ کرم وضاحت فرمادیں کہ آیا یہ عمل شریعت میں اضافہ کے زمرے میں نہیں آتا ہے؟

ج:...... اذان سے پہلے اور بعد پڑھا جانے والا مروجہ صلوٰۃ وسلام بدعت ہے۔ اس کا قرآن وسنت اور دین وشریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

س:...... اہل تشیع کا جو درود ہے، کیا حنفی مسلک کے لوگ اسے پڑھ سکتے ہیں؟ کیا کسی شیعہ امام کی اقتدا میں شیعہ دوست کی نماز جنازہ پڑھنے سے تجدید ایمان ضروری ہوجاتا ہے؟

ج:...... اکابر علمائے امت اور خود شیعہ عقائد کی روشنی میں، اہل تشیع کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کی ہر چیز جدا ہے، لہٰذا ان کی اقتدا میں پڑھی گئی نماز نہیں ہوگی۔ ان کا درود اگر کفریہ یا شرکیہ اجزا پر مشتمل نہیں تو پڑھ سکتے ہیں، مگر ان کا درود، درود ہی کیوں کہلائے گا جس میں اہل سنت اور امت مسلمہ کی مخالفت نہ ہو۔

بلوغت کے بعد کی نمازیں

س:...... بلوغت کے بعد سے جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، انہیں کس طرح ادا کیا جاسکتا ہے؟ یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادیں گے۔

ج:...... اندازہ کرلیا جائے کہ اتنی عمر کا بالغ ہوا تھا اور اتنا سال نماز نہیں پڑھی تو اتنا سال کی نمازیں مجھ پر واجب الادا ہیں، روزانہ ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا کرلی جائے اور جتنا سال کی نمازیں قضا ہیں اتنا سال تک اندازہ لگا کر نمازیں قضا کی جائیں۔ انشاء اللہ نجات ہوجائے گی۔

داڑھی رکھنے والے کو مولانا یا مولوی کہنا

عمران احمد قریشی، کراچی

س:...... آج کے دور میں مسلمان داڑھی تو رکھ لیتا ہے مگر اس کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا اور ہمارے مسلمان بھائی انہیں مولانا صاحب یا مولوی صاحب کہہ کر پکارتے ہیں، اس طرح جو عاقبت نااندیش بھی ہوتے ہیں جو حلیہ مسلمانوں کی طرح بنالیتے ہیں اور وہ نام کے مسلمان ہی ہوتے ہیں لوگ انہیں بھی مولوی یا مولانا صاحب پکارتے ہیں، جبکہ ایسے افراد انتہا پسندی کے کاموں میں حصہ لے کر مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

ج:...... مولانا یا مولوی صاحب کا لفظ لغت کے اعتبار سے تو دوست، حبیب اور سردار کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن اصطلاح میں یہ لفظ کسی باقاعدہ عالم وفاضل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، بہرحال یہ عزت وتوقیر کا لفظ ہے تو اسی انسان پر بولا جائے جو علم وعمل اور شکل وشباہت کے اعتبار سے اس کا اہل ہو۔

خنزیر کا نام لینے سے زبان کا ناپاک ہونا

محمد شاہد آرائیں، نوابشاہ

س:...... کیا خنزیر کا نام لینے سے زبان تین دن تک پلید رہتی ہے؟ یا یہ کہی سنی باتیں ہیں؟

ج:...... بلاشبہ خنزیر نجس العین ہے اور خبیث جانور ہے مگر اس کا نام لینے سے تین دن تک زبان ناپاک رہتی ہے، غلط ہے، اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو قرآن میں خنزیر کا نام نہ آتا، اگر خنزیر کے نام لینے سے زبان ناپاک ہوجاتی ہے تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے جس میں خنزیر کا نام آیا ہوا ہے؟ لہٰذا یہ محض غلط بات ہے اور لوگوں کی بنائی ہوئی ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت
مولانا سعید احمد جلالپوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری | مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۲۷/صفر تا ۳ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۰۹ء شمارہ:۸

اس شمارے میں!

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور اس کا سدِ باب	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ	۸	محمود جمال
....اسرائیلی درندگی اور سفاکی	۱۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
اطاعت والدین اور حسن سلوک کی مثالیں	۱۷	حکیم محمود احمد ظفر
حکیم محمد یونس نقشبندی مجددی	۲۰	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
نعت شریف	۲۷	مرسلہ مولانا محمد اسرائیل گڑنگی

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دُنیا سے بے رغبتی

مؤمن کی عمر کا طویل ہونا

"حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

"حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور بھلے کام کرتا ہو۔ عرض کیا: تو سب سے بُرا آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور کام بُرے کرتا ہو۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

یہ مضمون بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نیک آدمی کی عمر کا طویل ہونا ایک نعمت ہے کہ اس سے اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی اس کی بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے، اور بُرے آدمی کو زیادہ مہلت ملنا اس کے لئے آفت ہے، جس سے اس کے شر اور بُرائی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ عذاب اور لعنت کا مستحق بنتا چلا جاتا ہے۔

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو ایک دُوسرے کا بھائی بنادیا تھا، ان میں سے ایک صاحب اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئے اور دُوسرے صاحب کا ہفتہ عشرے کے بعد اِنتقال ہوگیا، صحابہ کرامؓ ان صاحب کے جنازے سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ: تم نے اس کے لئے کیا دُعا کی تھی؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: ہم نے یہ دُعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں، اس پر رحم فرمائیں اور اسے اس کے شہید ساتھی کے ساتھ ملادیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنے رفیق کے بعد جو نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، نیک عمل کئے وہ کدھر گئے؟ ان دونوں کے درمیان تو آسمان و زمین کا فرق ہے۔

(ابوداؤد و نسائی)

حضرت عبداللہ بن شدّاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوعذرہ کے تین شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اِسلام لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کون ہے جو اِن کی کفالت کا ذمہ لے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: اس خدمت کے لئے میں حاضر ہوں! چنانچہ یہ تینوں صاحب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے لگے، چند دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے ایک دستہ بھیجا، ان تین میں سے ایک صاحب اس جہاد میں گئے اور شہید ہوگئے، پھر ایک اور لشکر بھیجا، اس میں دُوسرے صاحب شامل ہوئے اور شہید ہوگئے، ان کے بعد تیسرے صاحب کا اِنتقال بستر پر ہوا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان تینوں کو خواب میں دیکھا، دیکھتا کیا ہوں کہ تینوں جنت میں ہیں، اور جو صاحب اپنے بستر پر مرے تھے وہ ان کے آگے ہیں، ان کے پیچھے وہ صاحب ہیں جو بعد میں شہید ہوئے تھے، اور ان کے پیچھے وہ صاحب ہیں جو پہلے شہید ہوئے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے ان کی اس ترتیب سے حیرت ہوئی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اس میں حیرت و تعجب کی کیا بات ہے؟ اللہ کے نزدیک اس

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مؤمن سے کوئی شخص افضل نہیں، جس کو اسلام کی حالت میں ایک بار "سبحان اللہ" یا "لا اِلٰہ اِلَّا اللہ" یا "اللہ اکبر" کہنے کی مہلت مل جائے۔ (مسند احمد)

حضرت محمد بن ابی عمیرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بندہ پیدائش سے موت تک اللہ تعالیٰ کی طاعت میں سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اپنے اس عمل کو حقیر سمجھے گا، اور یہ چاہے گا کہ اسے دُنیا میں پھر بھیج دیا جائے تاکہ وہ اپنے اَجر و ثواب میں مزید اضافہ کرسکے۔

ان احادیث میں اُمت کو آگاہ فرمایا گیا ہے کہ مؤمن کی عمر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، مبارک ہے وہ شخص جس کو اس کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہوگئی اور اس اَنمول گوہر کو خدا تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے درجات کے حصول میں خرچ کیا، اور بہت ہی لائقِ افسوس ہے وہ شخص جس نے اسے لہو و لعب اور کھیل تماشوں میں ضائع کردیا، اور مہلتِ حیات ختم ہونے کے بعد خالی ہاتھ دُنیا سے رُخصت ہوا۔

اس اُمت کی عمر ساٹھ سے ستر برس تک

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمت کی (اوسط) عمریں ساٹھ سے ستر برس تک ہیں۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

مطلب یہ کہ عام طور سے اس اُمت کے افراد کی طبعی عمر ساٹھ، ستر کے درمیان ہوگی، اور یہ مہلت بڑی مختصر ہے، خصوصاً جبکہ آدمی چالیس کے سن سے تجاوز کرچکا ہو، اسے اپنی زندگی کے مختصر لمحات کو بہت ہی احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے۔ ☆☆☆

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور اس کا سدِّباب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

ہدایت وگمراہی اور ایمان وکفر کی روزِ اوّل سے جنگ چلی آرہی ہے، اس جنگ میں رنگ بھرنے اور اضلال وگمراہی کو مقبولِ عام بنانے کے لئے شیطان اور اس کے کارندے نت نئے پروگرام سامنے لاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کسی دور میں تھیٹر وسینما جاری ہوئے، تو کبھی ٹی وی اور وی سی آر کو متعارف کرایا گیا، کبھی کیبل اور ڈش کو اس کام کے لئے استعمال کیا گیا تو کبھی تعلیم کے نام پر انٹرنیٹ سے یہ خدمت لی جانے لگی۔ چنانچہ آج کل دوسرے تباہ کن اور ایمان کش شیطانی ہتھیاروں کے ساتھ، ساتھ انٹرنیٹ نے ایک فتنہ اور وبا کی صورت اختیار کرلی ہے اور ایسے تمام گھرانے جو شرافت، دیانت اور شرم وحیا کے پتلے تھے اور وہ اب تک اپنے گھروں کو ٹی وی، وی سی آر، کی لعنت سے پاک رکھے ہوئے تھے، ان کو گھیرنے یا ان کی معصوم نسل کو متاثر کرنے کے لئے کمپیوٹر کو ذریعہ تعلیم کے عنوان سے متعارف کرایا گیا۔ بلاشبہ ابتدائی طور پر اس سے یہی کام لیا جاتا رہا اور لوگوں نے اس سے فائدہ بھی اٹھایا، لیکن جیسے ہی اس نے اپنی اہمیت وضرورت کا سکہ منوالیا تو اس کے موجدوں نے اس کی خدمات کا رخ موڑنا شروع کردیا، اس میں نت نئی تبدیلیاں اور ترامیم واضافے کرکے اسے ٹی وی، وی سی آر اور کیبل نیٹ ورک کی طرح مخربِ اخلاق آلہ بنادیا۔

اسی کی ”برکت“ ہے کہ آج کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اپنے تمام معاصرین سے گوئے سبقت لے جانے لگی ہیں اور انٹرنیٹ کے کارناموں کو سن کر ایک شریف آدمی کو دانتوں پسینہ آنے لگا ہے۔ یوں تو اخبارات ورسائل اور دوسرے ذرائع ابلاغ میں اس کی تفصیلات گاہ بگاہ منظرِ عام پر آتی رہتی ہیں لیکن اس کی بہت سی تباہ کاریاں ایسی ہیں کہ ان سے پردہ اٹھانے کی شاید کسی کو جرأت نہ ہو، خصوصاً وہ خاندان اور گھرانے جو اس سے براہِ راست متاثر ہیں، وہ اپنی تباہ حالی کو زبان وقلم پر لانے سے لرز جاتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بغیر نام لئے ان میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کردیا جائے تاکہ ایسے خاندان، گھرانے، سرپرستان اور والدین جو اس کی تباہ کاریوں سے ابھی تک ناآشنا ہیں اور تعلیم کے نام پر اپنی معصوم اولاد اور نسل کو اس میں جھونکنا چاہتے ہیں، اس کے ضرر، نقصان اور تباہ کاریوں سے محفوظ رہ سکیں۔

یوں تو آئے دن اس طرح کی لرزا دینے والی اطلاعات، خطوط، رپورٹیں اور مسائل سامنے آتے رہتے ہیں، لیکن مصدقہ اطلاعات اور واقعات کی حد تک ناکارہ راقم الحروف کو براہ راست انٹرنیٹ کے متاثرین نے روتی آنکھوں کے ساتھ جو کچھ سنایا، ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱:......ایک صاحبہ نے راقم الحروف کو انٹرنیٹ کی دوستی کی تباہ کاری اور بھیانک انجام کی روئیداد سناتے ہوئے اپنے مکتوب میں لکھا:

''...میں پڑھی لکھی لڑکی ہوں، پی ایچ ڈی کررہی ہوں، عمر ۳۳ سال ہے، والد کا انتقال ہوچکا ہے، میرا کوئی بھائی نہیں، میرے کئی رشتے آئے مگر استخارہ میں صحیح نہیں آیا، اس لئے شادی نہ ہوسکی۔

اگست ۲۰۰۸ء میں انٹرنیٹ میں میرا ایک شخص سے رابطہ ہوا، اس کے بقول وہ ۴۲ سالہ اور بنگلور کا رہنے والا ہے، یوکے میں ملازمت کرتا ہے، پہلی بیوی کا انتقال ہوچکا ہے صرف ایک بیٹا ہے، اب وہ پاکستان میں واپس آنا چاہتا ہے۔

اگست میں یہاں آکر اس نے مجھے چائے کی دعوت پر بلایا، ملاقات پر مجھے معقول دکھائی دیا، دوسری ملاقات میں ہمارے گھر آگیا اور میری والدہ سے میرا رشتہ مانگا، انہوں نے ماموں سے مشورہ کرکے اور استخارہ کرواکر ہاں کردی۔

چند روز بعد اس نے اصرار کرکے مجھے اکیلے بلوایا اور زبردستی میری عزت پامال کردی، میں نے احتجاج کیا تو مجھے تسلی دی کہ عنقریب ہماری شادی ہوجائے گی اس لئے فکر کی قطعی ضرورت نہیں۔ اب وہ پھر یوکے چلا گیا ہے۔

ایک روز میں نے اس کے گھر فون کیا تو ایک خاتون نے فون اٹھایا اور بتایا کہ وہ اس کی بیوی ہے اور عنقریب اس سے طلاق لے کر علیحدہ ہورہی ہے، کیونکہ یہ شخص کرپٹ ہے لڑکیوں کو دھوکا دے کر ان کی عزت لوٹتا ہے حاملہ ہونے پر ان کو بلیک میل کرتا ہے۔

یوکے جانے سے پہلے میری والدہ سے کہہ کر گیا ہے کہ شادی کی تیاریاں کریں، گھر والے تیاریاں کررہے ہیں، ان حالات کی روشنی میں آپ سے درخواست ہے کہ مجھے شرعی حیثیت سے مشورہ دیں کہ:

۱:......اگر وہ مجھ سے شادی کرنے کے لئے کہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

۲:......اگر وہ شادی نہ کرنا چاہے جیسا کہ دکھائی دیتا ہے تو میں اپنے گناہ سے کس طرح چھٹکارا پاؤں، جسے سوچ سوچ کر میری راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ مہربانی فرماکر مجھے ضرور جواب سے نوازیں، میں بہت پریشان ہوں...''

اسی طرح ایک دوسرے صاحب نے انٹرنیٹ کے عفریت سے اپنی اولادوں کو بچانے کے لئے انٹرنیٹ کی دوستیوں کی تباہ کاریوں اور ثمرات ونتائج سے نقاب کشائی کرنے اور اس پر لکھنے کی درخواست کے ساتھ لکھا:

''...موجودہ معاشرے میں انٹرنیٹ کی افادیت سے انکار نہیں، مگر ناپختہ ذہن کی نئی نسل کے لئے انٹرنیٹ کی سہولت زہر ہلاہل سے کم نہیں، نوجوان بچے، بچیاں والدین سے چھپ چھپا کر رات گئے تک چیٹنگ میں مصروف رہتے ہیں۔

انٹرنیٹ کی یہ ''دوستیاں'' کیا گل کھلاتی ہیں ان کی داستانیں زبان زد عام ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان کم سمجھ اور جذباتی لڑکیوں کو اٹھانا پڑتا ہے، جو چکنی چپڑی باتوں کی اسیر ہوکر اپنا گوہر عصمت گنوا بیٹھتی ہیں۔ بات چیٹنگ سے شروع ہوکر ندامت وشرمندگی پر ختم ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس میں قصور کس کا ہے؟ والدین کا؟ جو اپنے بچوں کی نگرانی نہیں کرتے؟ یا ماحول کا؟ جو بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہوتا ہے؟ اس عفریت سے نوجوان نسل کو کس طرح بچایا جائے، راہنمائی فرمائیں میں آپ سے درخوست کرتا ہوں کہ اس موضوع پر ضرور کچھ لکھیں...''

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس اژدھا کے ڈسے ہوئے بہت سے خاندان ایسے ہیں جو کسی کے سامنے اپنا پیٹ ننگا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے، تاہم کچھ ایسے بھی ہیں جو چاروناچار اور مجبوراً اپنا حال دل کہنے پر کامیاب ہوجاتے ہیں، چنانچہ ایک بہت ہی شریف اور دیندار دوست نے انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے

گھر کی تباہی کا حال سناتے ہوئے بتلایا کہ:

’’میری شادی کو دس پندرہ سال ہوگئے ہیں، چاند جیسے بچے ہیں، سرکاری ملازم ہوں، اچھی تنخواہ ہے، اپنا ذاتی گھر ہے، میاں بیوی کی آپس میں مثالی محبت تھی، دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے، گھر میں راحت و تعیش کے تمام اسباب مہیا تھے، اپنی اور دفتری ضرورت کے لئے کمپیوٹر لاکر رکھ دیا، وفاشعار اور محبت کرنے والی بیوی نے کمپیوٹر پر کام کرتے دیکھا تو فرمائش کی کہ مجھے بھی سکھادیں، چنانچہ میں نے اپنے ہاتھوں بیوی کو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سکھادیا، اب بیوی گزارے کی حد تک کمپیوٹر چلانا سیکھ چکی تھی، چونکہ اس پر انٹرنیٹ کی سہولت بھی میسر تھی اس لئے وہ انٹرنیٹ بھی استعمال کرنے لگی، میں صبح دفتر اور بچے اپنی اپنی تعلیم کے لئے چلے جاتے، شام کو دفتری امور کی وجہ سے تاخیر سے گھر آتا تو بیوی کو انٹرنیٹ پر مصروف و محو دیکھتا، کبھی دل میں بدگمانی کا سوچا ہی نہ تھا کہ اس پر کسی قسم کی کوئی قدغن لگاتا، مگر حسن اتفاق کہ ایک آدھ بار مشکوک گفتگو سے چونکا اور اسے ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی نوجوان سے ہمکلام تھی، معافی تلافی اور شکوہ شکایت دور ہوگئی، مگر افسوس کہ خرابی کی اس جڑ کو گھر سے نکالنے کا خیال نہ آیا، بہرحال اب نگرانی شروع کی تو یہ بھیانک منظر سامنے آیا کہ موصوفہ کی اس نوجوان کے ساتھ آشنائی ہو چکی تھی اور نہ صرف آشنائی بلکہ ایک ساتھ جینے مرنے کا عہد و پیماں ہو چکا ہے، چنانچہ جب یہ راز کھلا تو میری رفیقہ حیات جو میرے چاند جیسے بچوں کی ماں اور میرے گھر کی رونق اور میرے دل کا سکون تھی، اس نے کھل کر صاف کہہ دیا کہ میں تجھے اور تیرے بچوں کو چھوڑ سکتی ہوں، مگر اس نوجوان کو نہیں چھوڑ سکتی، صرف یہی نہیں بلکہ اس نے نہایت جرأت اور ڈھٹائی سے مطالبہ کردیا کہ آپ مجھے طلاق دے دیں، میں خاموشی سے اس نوجوان کے پاس چلی جاؤں گی۔ یہ سننا تھا کہ میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ چنانچہ کسی طرح اس نوجوان کا نمبر لے کر اس کو دھمکایا ڈرایا، صحیح صورت حال بتلائی اور تعلق نہ چھوڑنے پر سنگین نتائج سے بھگتنے کی وعیدیں سنائیں، اپنے بڑوں اور سرپرستوں سے مشورہ کیا اور کچھ انقلابی اقدامات کئے تب بمشکل کہیں جاکر بیوی ہاتھ آئی، ورنہ وہ آج نہیں تو کل جانے والی تھی۔‘‘

الغرض اس وقت اس وبا نے بین الاقوامی فتنہ کی صورت اختیار کرلی ہے، چنانچہ روزنامہ امت ۲/فروری ۲۰۰۹ کو اس سلسلہ کی کچھ تفصیلات شائع ہوئی ہیں کہ دنیا جہان کے بدمعاش، جہاں معصوم لڑکیوں کو اپنی چکنی چپڑی باتوں کے ذریعہ، تابناک مستقبل کے نام پر جھانسے دے کران کا جوہر عصمت لوٹتے ہیں، وہاں پیشہ ور لڑکیاں بھی معصوم اور بھولے بھالے کچی عمر کے نوجوانوں کو اپنے دام میں پھانس کران کا مال و دولت اور عزت و ناموس پامال کرتی ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے زیادہ تر نقصان اس لئے بھی اٹھانا پڑا کہ ہم نے اس کو بے ضرر سمجھ کر اپنے گھروں میں داخل ہونے کی اجازت دے دی، اور طے شدہ امر ہے کہ جس پر اعتماد کرلیا جائے، وہ اندر ہی اندر گھن کی طرح چاٹتا اور زہر کی طرح ہلاک کرتا ہے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ تمہارے گھروں میں غیر مرد نہ جایا کریں تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اور دیور کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔ (مشکوٰۃ، ص:۲۶۸) یعنی چونکہ عام طور پر اس سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا جاتا اور وہ بے تکلف گھر آتا جاتا ہے تو وہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح جب ہم نے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیئے تو اس نے ہماری نئی نسل کو اخلاقی اعتبار سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان، اپنے بچوں، بچیوں کو اس عفریت کی تباہ کاری سے بچائیں اور کچی عمر کے بچوں، بچیوں اور طلبا و طالبات کو اس کے استعمال میں کھلی چھوٹ نہ دیں بلکہ مخصوص وقت میں اور ضرورت کی حد تک اس کے استعمال کی اجازت دیں اور بہت ہی مناسب ہوگا کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کو ایسی کھلی جگہ رکھا جائے، جہاں اس کو استعمال کرنے والا گھر والوں کی نگاہوں کے سامنے ہو، تاکہ اس کو غلط مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جاسکے۔ اگر اس کا اہتمام کرلیا گیا تو انشاء اللہ اس دودھاری تلوار کی کاٹ سے ہماری نسل محفوظ رہے گی اور اس کے فوائد و منافع سے بھی مستفید ہوسکے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمود جمال

دیکھا گیا ہے کہ کچھ عظیم شخصیات، عظمت کی کسوٹی پر پوری نہ اترتے ہوئے عام ہستی نظر آتی ہیں۔ درحقیقت دوسرے انسانوں کے ساتھ رویئے اور معاملات دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ وہ جسے دنیا عظیم سمجھتی ہے، کیا واقعی اس مرتبے کے قابل ہے؟ لیکن رحمت عالمؐ کی نجی زندگی، رہن سہن اور لوگوں سے معاملات کی ہلکی سے ہلکی جزئیات یہ راز کھولتی ہیں کہ عظیم کسے کہتے ہیں، آج تک کسی بڑے انسان کی نجی زندگی میں اس قدر تفصیل سے نہیں جھانکا گیا، دنیا نے گویا ایک لحاظ سے خوردبینیں لگائی ہوئی تھیں لیکن جو منظر بھی سامنے آیا وہ آپؐ کے کردار کی دلآویزی، رخشندگی اور تابندگی نمایاں کرتا گیا۔

سراپا اور وجاہت

آدمی کا چہرہ، سراپا، بدن کی ساخت اور اعضا کا تناسب اس کے ذہنی و اخلاقی مرتبے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ کسی مصور نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نہیں بنائی البتہ ہم رخ جمال کی تصویر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بیان کردہ سراپا اور اخلاق و محاسن کی روشنی میں تصور کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: "وان تقوی اللہ تبیض الوجوہ"... اللہ کا تقویٰ چہرہ کو روشن کرتا ہے...

حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا تھا: "یہ چہرہ ایک جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔"

حضرت عبداللہؓ یہود کے بڑے عالم تھے، اصل نام حصین تھا، رخ انور دیکھتے ہی ایمان لے آئے تھے۔

حضرت کعبؓ بن مالک کا ارشاد ہے: "خوشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ایسے چمکتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔"

آپؐ کا چہرہ بالکل گول نہیں، ہلکی گولائی لئے ہوئے تھا، پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور گھنے (لیکن جدا جدا) دونوں کے درمیان ایک رگ کا ابھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہوجاتا۔

زور آوری کا ایک واقعہ

مکہ مکرمہ میں رکانہ نامی ایک پہلوان اکھاڑوں میں کشتیاں لڑتا تھا، ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملحقہ وادی میں اس سے ملے اور اسلام کی دعوت دی، اس نے کوئی معیار طلب کیا، آپؐ نے اس کے ذوق کے پیش نظر کشتی لڑنا پسند کیا، تین بار کشتی ہوئی اور تینوں بار آپؐ نے اسے پچھاڑ دیا، اسی رکانہ پہلوان کے بیٹے، ابوجعفر محمد کی یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی میں آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دوسرے لوگوں کو بھی کشتی میں پچھاڑا ہے ان میں ابوالاسود جمحی بھی شامل ہے۔ (المواہب، ص:۳/۲۰۲)

اُم معبد کا دلچسپ واقعہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینہ ہجرت فرمائی تو راہ میں دو ساتھی (حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ) ملے جو شام سے مکہ واپس آرہے تھے، آگے چل کر قُدید نام کا ایک مقام آیا، اس دوران ساتھ لایا ہوا کھانا ختم ہوچکا تھا اور بھوک پیاس محسوس ہوئی، ایک خیمے پر نظر پڑی، چنانچہ یہ مقدس قافلہ ایک خاتون، ام معبد کے خیمے پر جارکا، وہ اس وقت اپنے خیمے کے سامنے بیٹھی تھیں، ان دنوں خشک سالی کے باعث بڑی تنگی ترشی سے گزر بسر ہورہی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے فرمایا: "کھانے کی کوئی چیز تمہارے پاس ہو تو دو، ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔"

ام معبد نے بصد حسرت جواب دیا: "خدا کی قسم اس وقت آپ کو پیش کرنے کے لئے کوئی شے موجود نہیں، اگر ہوتی تو ضرور حاضر کردیتی۔"

اس دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک مریل بکری پر پڑی جو ایک طرف کھڑی تھی، آپؐ نے فرمایا: اگر تم اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لیں؟

ام معبد نے کہا: بڑے شوق سے مگر مجھے امید نہیں کہ یہ دودھ کا ایک قطرہ بھی دے۔

اب وہ بکری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی، سید المرسلین نے جونہی بکری کے تھن چھوئے، وہ فی الفور دودھ سے بھر گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑا برتن منگا کر دودھ دوہنے لگے، برتن جلد لبالب بھر گیا، آپؐ نے سب سے پہلے یہ دودھ ام معبد کو پلایا، اس نے خوب سیر ہوکر پیا پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا، جب وہ بھی سیر ہوگئے تو آخر میں آپؐ نے خود پیا اور فرمایا: "ساقی القوم اخرھم" (پلانے والا آخر میں پیتا ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پھر دوہنے لگے، یہاں تک کہ برتن لبالب بھر گیا، یہ دودھ رحمت عالمؐ نے ام معبد کے لئے رکھ چھوڑا اور آگے روانہ ہو گئے، ام معبد کا بیان ہے کہ وہ بکری عہد فاروقی تک ہمارے پاس رہی اور اس کا دودھ کبھی خشک نہیں ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے تھوڑی دیر بعد ام معبد کا شوہر ریوڑ لے کر جنگل سے واپس آیا، وہ دودھ سے بھرا ہوا برتن دیکھ کر حیران رہ گیا، اہلیہ سے پوچھا: معبد کی ماں! یہ دودھ کہاں سے آیا؟

ام معبد نے جواب دیا: خدا کی قسم! ایک بابرکت مہمان عزیز کا یہاں سے گزر ہوا، انہوں نے بکری کو دوہا، خود بھی پیا اور ان کے ساتھیوں نے بھی سیر ہو کر پیا اور یہ دودھ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

ابو معبد تمیم نے کہا: ذرا اس کا حلیہ تو بیان کرو؟ ام معبد نے سید البشرؐ کے حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا وہ تاریخ نے اپنے صفحات میں محفوظ کر لیا ہے، اس نے بتایا:

"پاکیزہ صورت، حسین وجمیل، روشن چہرہ، بدن نہ فربہ نہ نحیف، متناسب الاعضاء، خوبصورت آنکھیں، بال گھنے اور لمبے، سیدھی گردن، آنکھوں کی پتلیاں روشن، سرگیں چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگریالے بال، تکلم دلنشیں، کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک، تمام گفتگو موتیوں کی لڑی کے مانند پروئی ہوئی (یعنی مربوط اور برمحل) میانہ قد جو نہ کوتاہ لگے اور نہ ایسا طویل کہ آنکھ وحشت زدہ ہو جائے، نہال کی شاخ تازہ، زیبندہ منظر عالی قدر رفقاء ایسے کہ ہر وقت گردوپیش رہتے اور توجہ سے سنتے ہیں، جیسا وہ حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لئے لپکتے ہیں، مخدوم، مطاع، نہ ادھوری بات اور نہ ضرورت سے زیادہ بولنے والے۔"

ابو معبد یہ صفات سن کر بول اٹھا: "خدا کی قسم! یہ تو وہی صاحب قریش تھے، جن کا ذکر ہم سنتے رہتے ہیں، میں ان سے ضرور ملوں گا۔"

دنیا کی حیثیت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں، آپؐ نے فرمایا: "میری اور دنیا کی حالت یوں ہے جیسے کوئی مسافر دوپہر کو آرام وسکون کے لئے تھوڑی دیر ایک درخت کے نیچے لیٹے، پھر جب سورج ڈھل جائے تو اٹھ کر منزل کی طرف چل دے اور پھر کبھی لوٹ کر واپس نہ آئے۔"

ایک موقع پر فرمایا: "اللہ کے دوست وہ متقی ہیں جو لوگوں میں چھپے چھپائے ہیں اور کسی گنتی میں نہیں آتے، مجمع میں ہوں تو کوئی ان کا پرسان حال نہیں، کہیں جائیں تو آؤ بھگت نہیں لیکن ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، یہ میلے کچیلے کپڑوں والے جو ذلیل گنے جاتے ہیں، اگر تم سے ایک درہم بلکہ ایک فلس (پیسہ) بھی مانگیں تو تم نہ دو لیکن وہ خدا کے ایسے پیارے ہیں کہ جنت مانگیں تو پروردگار دے دے، نہیں دیتا کیونکہ یہ قدر کے قابل شئے نہیں۔" (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فقراء جنت میں دولت مندوں سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے جو قیامت کا آدھا دن ہے۔"

حضرت ابو درداءؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: "تم میری رضا مندی ضعیفوں میں تلاش کرو (یعنی انہیں راضی رکھو) اس لئے کہ تمہیں ان ہی کی بدولت رزق دیا جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی فاسق وفاجر کی نعمت ودولت پر رشک نہ کر کیونکہ تجھے نہیں پتا مرنے کے بعد اس سے کیا سلوک ہونے والا ہے؟ فاجر کے لئے خدا کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو اسے مرنے نہیں دیتا، یعنی دوزخ کی آگ۔" (مشکوٰۃ)

الفقر فخری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔" (ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "آدمی نے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا، آدمی کے لئے وہ چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا، تو فرمایا: "اپنی ڈکار کو تاہ اور مختصر کر (یعنی ڈکار نہ لے) اس لئے کہ قیامت کے دن بڑی بھوک رکھنے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔" (شرح السنہ، ترمذی)

سرکار دوعالم کی کائنات

سید العرب والعجمؐ کے جن حجروں میں امہات المومنینؓ مقیم رہیں، وہ چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں تھیں، ان حجروں کی وسعت تین ساڑھے تین گز سے زیادہ نہ تھی۔ بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھاتا تو چھت سے جا لگتا، دیواریں مٹی کی تھیں، تمام حجرے کھجور کے شاخوں اور پتوں سے مسقف تھے اور کوئی

صحن نہیں تھا، مٹی کی دیواریں اس قدر کمزور کہ ان میں شگاف پڑے ہوئے تھے۔ بارش سے بچنے کے لئے حجروں کے گرد کمبل لپیٹنے پڑتے، ایک بالا خانہ بھی تھا جس کی کل کائنات ایک چٹائی، چار پائی، بستر، تکیہ جس میں چھال بھری تھی اور دو مٹکے تھے، مٹکوں میں ایک میں وقت ضرورت کھجوریں اور دوسرے میں ستو بھرا رہتا تھا، اس کے علاوہ پانی کا گھڑا اور ایک پیالہ تھا، لباس میں کرتا، تہبند اور عمامہ۔ (صحیح بخاری)

ایک جانی دشمن

جناب طالب ہاشمی، رحمت دارین، میں بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے چند دن بعد کا ذکر ہے، ایک قوی الجثہ ادھیڑ عمر آدمی اونٹ پر سوار مدینہ منورہ میں وارد ہوا، اس کے خدوخال اور ہیئت سے ظاہر تھا کہ وہ قریش مکہ سے تعلق رکھتا اور طویل سفر کر کے آرہا ہے، اس نے گلے میں تلوار لٹکا رکھی تھی، وہ سیدھا مسجد نبوی کی طرف بڑھا، جہاں سرور عالمؐ اپنے جاں نثاروں کے درمیان رونق افروز تھے، نووارد مسافر مسجد کے سامنے پہنچ کر رک گیا اور اونٹ باندھ کر چاہتا تھا کہ مسجد نبوی میں داخل ہو، جب حضرت عمرؓ کی نظر اس شخص پر پڑی تو وہ پکار اٹھے: ''اوہو، یہ تو اسلام کا بدترین دشمن عمیر بن وہب ہے، اس کی یہاں آمد کسی علت سے خالی نہیں۔''

یہ کہہ کر وہ عمیر پر باز کی طرح جھپٹے، نہایت پھرتی سے ایک ہاتھ اس کی تلوار کے قبضے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے گلا دبا کر پوچھا: ''او دشمن خدا! یہاں کس غرض سے آیا ہے؟''

عمیر نے جواب دیا: ''میں اپنا بیٹا چھڑانے آیا ہوں، جو مسلمانوں کے ہاتھ جنگ بدر میں اسیر ہو گیا تھا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر یقین نہ آیا، وہ اسے کھینچتے ہوئے سرور دو عالمؐ کے پاس لے گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: ''عمر! اسے چھوڑ دو۔''

انہوں نے تعمیل ارشاد کی: اب عمیر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان یہ مکالمہ ہوا:

عمیر! ''انعموا صباحاً'' یعنی صبح کا سلام پیش کرتا ہوں۔

رسول اکرمؐ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے طریقہ تحیۃ سے ہمیں بے نیاز کر کے اہل جنت کا طریقہ تحیۃ عطا فرمایا ہے اور وہ ہے: سلام علیکم۔

عمیر: یہ طریقہ تحیۃ تو آپ نے حال ہی میں اختیار کیا ہے، پہلے آپ ہمارے مروجہ طریقہ سلام پر عمل پیرا تھے۔

رسول اکرمؐ: کس ارادے سے یہاں آئے ہو؟

عمیر: بیٹے کی خبر لینے جو آپ کی قید میں ہے، اور پھر آپؐ سے ہماری قرابت داری بھی تو ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: گلے میں تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟

عمیر: خدا ان تلواروں کو غارت کرے، انہوں نے بدر میں آپ کا کیا بگاڑ لیا؟ اے صاحب! کیا بتاؤں، سواری سے اترتے وقت خود فراموشی کے عالم میں اسے گلے سے اتارنا بھول گیا۔

رسول اکرمؐ: اے عمیر! سچ کہو، یہاں کس ارادے سے آئے ہو؟ مکہ میں صفوان بن امیہ سے حجر میں کیا طے ہوا تھا؟

عمیر: (گھبرا کر) صفوان سے کیا طے ہوا تھا؟ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو آپ ہی بتایئے کیا طے ہوا؟

رسول اکرمؐ: صفوان اور تمہارے درمیان یہ طے پایا کہ تم مجھے قتل کر دو، تو وہ تمہارا قرض ادا کر دے گا بلکہ تمہارے اہل و عیال کی تازیست کفالت بھی کرے گا۔ اے عمیر! تم کب ٹلنے والے تھے، یہ تو اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے شر سے مجھے محفوظ رکھا۔

عمیر! اے محمدؐ! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، طبقات ابن سعد)

احسن کلام

جناب نعیم صدیقی ''محسن انسانیت'' میں آپؐ کے حسن کلام اور حسن اخلاق کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں: آپؐ کو بات چیت اور کلام میں جو فصاحت و بلاغت عطا کی گئی وہ بے مثال ہے، چنانچہ نمونے ملاحظہ ہوں:

۱:.....''المرء مع من احب''... آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو....

۲:.....''اسلم تسلم''... تم اسلام لاؤ، سلامتی پاؤ گے....

۳:.....''لیس للعامل من عمله الا ما نواه''... کسی عمل کرنے والے کو بجز اس کی نیت کے کچھ نہیں ملتا....

۴:.....''الحرب خدعة''... جنگ چالوں سے لڑی جاتی ہے....

۵:.....''لیس الخبر کالمعاینة''... خبر مشاہدے جیسے نہیں ہوتی....

۶:.....''المجالس بالامانة''... مجالس کے لئے امانت (رازداری) لازم ہے....

۷:.....''ترک الشر صدقة''... برائی سے باز آنا بھی صدقہ (نیکی) ہے....

۸:.....''سید القوم خادمهم''... قوم کا سردار وہ ہے جو اس کی خدمت کرے....

۹:.....''کل ذی نعمة محسود''... ہر نعمت پانے والے سے حسد کیا جاتا ہے....

۱۰:.....''الکلمة الطیبة صدقة''... حسن گفتار بھی ایک صدقہ (نیکی) ہے....

۱۱:.....''من لا یرحم لا یرحم''... جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا....

خلق عظیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ راستے میں ملنے والوں کو سلام کرنے میں پہل کرتے، کسی کا پیغام پہنچایا جاتا تو بھیجنے اور لانے والے، دونوں کو الگ الگ سلام کہتے لڑکوں کی ٹولی کے قریب سے گزرتے یا عورتوں کی جماعت سے ہوکر نکلتے تو سلام کرتے، گھر سے نکلتے اور داخل ہوتے ہوئے سلام کہتے۔

احباب سے مصافحہ اور معانقہ فرماتے، ہاتھ اس وقت تک نہیں کھینچتے جب تک دوسرا اپنا ہاتھ الگ نہ کرتا، مجلس میں جاتے تو یہ بات ناپسند کرتے کہ لوگ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوں، مجلس کے کنارے بیٹھ جاتے، کندھوں سے پھلانگ کر درمیان میں گھسنے سے احتراز فرماتے، ساتھیوں سے زانو بڑھا کر نہ بیٹھتے، کوئی آتا تو اعزاز و تکریم کی خاطر اپنی چادر بچھا دیتے، اہل مجلس کی گفتگو میں غیر متعلق موضوع نہ چھیڑتے، جو سلسلہ کلام چل رہا ہوتا اسی میں شامل ہو جاتے۔

خطاب کرنے والے کی جانب سے اس وقت تک رخ نہیں پھیرتے جب تک وہ خود رخ نہ بدل لیتا، کسی کی بات نہ کاٹتے، الا یہ کہ حق کے خلاف ہو، ناپسند تھا کہ کھڑے کھڑے کوئی بحث چھیڑی جائے، ناپسندیدہ آدمی کے آنے پر بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے، آپ کا ارشاد ہے:

"قیامت کے دن خدا کے حضور وہ شخص بدترین آدمی کا مقام پائے گا، جس سے لوگ اس کی بدسلوکی کے باعث ملنا چھوڑ دیں۔"

کسی سے ملاقات کو جاتے تو دروازے کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوکر اطلاع دیتے اور اجازت لینے کے لئے تین تین بار سلام کرتے، جواب نہ ملتا تو برا منائے بغیر واپس چلے آتے، اگر رات کو کسی سے ملنے جاتے تو صرف اتنی آواز میں سلام کہتے کہ اگر وہ جاگتا ہو تو سن لے اور سو رہا ہو تو اس کی نیند میں خلل نہ آئے۔

بدن یا لباس سے کوئی شخص تنکا یا مٹی وغیرہ ہٹاتا تو شکریہ ادا کرتے ہوئے فرماتے: "اللہ تم سے اس شے کو دور کرے جو تمہیں ناگوار ہو" تحفہ قبول کرتے اور جواباً ہدیہ دینے کا خیال رکھتے، کسی شخص کو اتفاقاً کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو اسے بدلہ لینے کا حق دیتے، کوئی شخص نیا لباس پہن کر سامنے آتا تو فرماتے: "حسنہ حسنہ ابل واخلق"... یعنی خوب خوب، دیر تک پہنو، بوسیدہ کرو...

بدسلوکی کا بدلہ برے سلوک سے ہرگز نہ دیتے بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے، دوسرے کا تصور معاف کرتے تو اطلاعاً اپنا عمامہ بھیج دیتے، کوئی پکارتا، خواہ وہ گھر کا آدمی ہو یا رفقا میں سے تو ہمیشہ "لبیک" کہتے، بیماروں کی عیادت کو اہتمام سے جاتے، سرہانے بیٹھ کر پوچھتے: "کیف تجدک ؟" (تمہاری طبیعت کیسی ہے؟) بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے، کبھی سینے اور پیٹ پر دست شفقت پھیرتے اور کبھی چہرے پر، کھانے کو پوچھتے، بیمار کسی چیز کی خواہش کرتا، اگر مضر نہ ہوتی تو منگوا دیتے، تسلی دیتے اور فرماتے: "لا بأس انشاء اللہ طہور" (فکر کی کوئی بات نہیں، خدا نے چاہا تو جلد صحت یاب ہو جاؤ گے) شفاء کے لئے دعا فرماتے، مشرک چچاؤں کی بھی بیمار پرسی کی، ایک یہودی بچے کی عیادت فرمائی (جو ایمان لے آیا)، تواضع کی انتہا یہ تھی کہ منافقین کے رہنما عبداللہ بن ابی تک کی عیادت فرمائی۔

مسلمانوں کے جنازے خود پڑھاتے اور مغفرت کے لئے دعا فرماتے، کوئی جنازہ گزرتا تو چاہے وہ غیر مسلم کا ہو، آپ کھڑے ہو جاتے، تلقین فرماتے کہ میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکوا کر بھجوائیں (آج یہ الٹی رسم ہے کہ گھر والے دوسروں کی ضیافت کرتے ہیں) ناپسند تھا کہ باقاعدہ مجلس اور تعزیت کا سلسلہ بطور رسم اور ضابطہ کئی روز جاری رہے۔

کوئی مسافر سفر سے آتا اور حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے، کسی کو سفر کے لئے رخصت کرتے تو فرماتے: "بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا" انسانی میل جول میں آپ کے حسن کردار کی جھلک دکھاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں دس برس تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور آپ نے کبھی مجھے اف تک نہ کہا، کوئی کام جیسا بھی کیا، آپ نے نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا یا وہ کام کیوں نہ کیا؟ آپ نے کسی کنیز اور خادم کو کبھی نہیں مارا۔"

سادگی اور تواضع

عام زندگی میں بڑے نظر آنے والے لوگ عموماً اپنے اوپر مصنوعی خول یا خوشنما عادات کا لبادہ اوڑھے رکھتے ہیں، باہر دیکھئے تو بڑی آن بان ہے مگر گھر پہنچتے ہی وہ یہ لبادہ اتار پھینکتے ہیں، باہر تو سادگی اور تواضع کا روپ دکھایا اور گھر میں عیش و عشرت کے سارے سامان اپنے اوپر لاد لئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: "آپ عام آدمیوں میں سے ایک تھے، اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال کر لیتے، بکری کا دودھ خود نکال لیتے اور اپنی ضرورتیں خود ہی پوری کر لیتے، اپنے کپڑوں کو پیوند لگا لیتے، جوتے مرمت کرتے، بوجھ اٹھاتے، جانوروں کو چارہ ڈالتے اور کچھ کام خادم کے ساتھ مل کر کرا دیتے (مثلاً آٹا پسواتے)، کبھی تنہا مشقت کر لیتے، بازار جانے میں عار نہ تھا، سودا سلف لے آتے۔" لوگوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول خدا جب گھر میں ہوتے تو کیا رنگ رہتا؟ حضرت عائشہؓ نے بتایا: (سب سے زیادہ نرم خو، متبسم، خندہ جبیں) کبھی کسی خادم کو جھڑکا نہیں، حق یہ ہے کہ رسول خدا سے بڑھ کر کوئی بھی اپنے اہل وعیال کے لئے شفیق نہ تھا۔ (مسلم)

(جاری ہے)

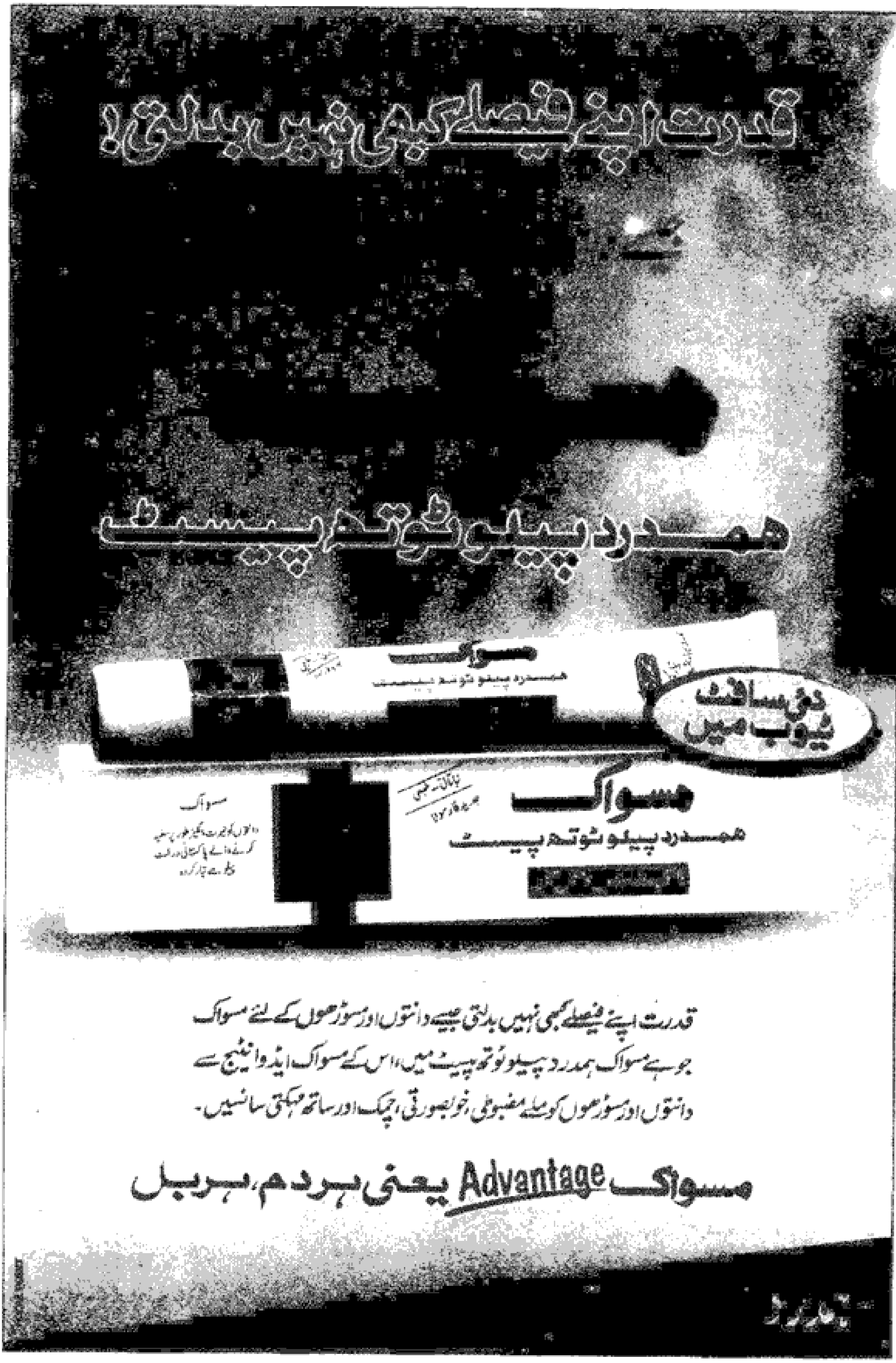
قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی!
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ
نئی سافٹ ٹیوب میں
مسواک
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ
قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے مسواک
جو ہے مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ میں، اس کے مسواک ایڈوانٹیج سے
دانتوں اور مسوڑھوں کو ملے مضبوطی، خوبصورتی، چمک اور ساتھ مہکتی سانسیں۔
مسواک Advantage یعنی ہر دم، ہر پل
ہمدرد

غزہ میں محصور فلسطینیوں سے کھلواڑ

اسرائیلی درندگی و سفاکی

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۲۷/ دسمبر ۲۰۰۸ء سے شروع ہونے والی اسرائیلی بربریت ودہشت گردی اور غزہ میں محصور نہتے فلسطینیوں کی نسل کشی پر مبنی بدترین جارحیت ۲۳ دنوں بعد ۱۸/ جنوری ۲۰۰۹ء کو بغیر کسی ہار جیت کے فیصلہ کے موقوف ہوگئی ہے، جیسا کہ اخبارات میں ہے:

”مقبوضہ بیت المقدس/ اقوام متحدہ/ پیرس (امت نیوز/ ایجنسیاں) اسرائیلی کابینہ نے غزہ پر قبضہ برقرار رکھتے ہوئے جنگ بندی کا اعلان کردیا ہے، تاہم کہا ہے کہ فوج مزید کچھ عرصہ موجود رہے گی، جبکہ حماس نے اعلان کیا ہے کہ غزہ سے صیہونی فوج کے انخلاء تک مزاحمت جاری رکھی جائے گی، دوسری جانب غزہ میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام اسکول پر حملے میں مزید ۹ فلسطینی شہید ہوگئے جبکہ جھڑپ میں ۲ صیہونی فوجی بھی مارے گئے، غیر ملکی خبر رساں اداروں کے مطابق جنگ بندی کے اسرائیلی منصوبے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزہ سے ایک بھی راکٹ حملہ ہوا تو دوبارہ بمباری شروع کردی جائے گی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وزیر اعظم ایہود اولمرٹ نے ٹیلی ویژن پر براہ راست خطاب میں کہا کہ جنگ کے مقاصد حاصل کرلئے گئے ہیں اور حماس کا بہت نقصان ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کے باوجود فوج مزید کچھ عرصہ فلسطینی علاقوں میں موجود رہے گی۔ ادھر اقوام متحدہ نے اپنے ایک اسکول پر بمباری کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، تاکہ یہ طے کیا جاسکے کہ یہ حملہ جنگی جرائم کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں؟ جمعہ کی شب اسرائیلی فوج نے پچاس فضائی حملے کئے، غزہ شہر کے جنوب میں ہفتے کی صبح سے قبل بڑے دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں، فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ شمالی غزہ میں بیت اللاہیہ میں واقع ایک اسکول پر اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں ۲ بچوں سمیت ۹ فلسطینی شہید ہوگئے، اس اسکول میں سینکڑوں افراد نے پناہ لے رکھی تھی۔ دریں اثنا حماس کا کہنا ہے کہ اگر اس کی شرائط کو نہیں مانا گیا تو فائر بندی کے کسی معاہدے کی پابندی نہیں ہوگی، حماس کے ترجمان اسامہ ابو ہمدان نے فرانسیسی ادارے کو بتایا کہ جب تک غزہ میں اسرائیلی فوج موجود رہے گی اس وقت تک مزاحمت اور لڑائی جاری رہے گی۔“

(روزنامہ امت کراچی ۱۸/ جنوری ۲۰۰۹ء)

اس بدترین اسرائیلی جارحیت کے کیا عوامل تھے؟ یہ جنگ کیوں اور کس کے ایما پر برپا کی گئی؟ اس کے اہداف و مقاصد کیا تھے؟ اور یہ کہ فلسطینیوں کا کیا جرم تھا جس کی انہیں اتنی بڑی سزا دی گئی ہے؟ اسرائیلی صدر، وزیر اعظم، اس کی کابینہ اور اس کے سرپرستوں نے تاحال اس کی کوئی وضاحت نہیں کی اور شاید وہ اس راز سے پردہ اٹھانا پسند بھی نہیں کریں گے؟

تاہم اتنا واضح ہے کہ یہ جارحیت یہودیوں کی اسی اسلام دشمنی کا تسلسل ہے، جس سے کوئی باشعور انسان ناواقف نہیں، اسی طرح یہ بھی طے ہے کہ اس ظلم و بربریت اور قتل عام کے پیچھے عالمی استعمار، اسلام دشمن قوتیں اور ملعون امریکا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ گزشتہ ساٹھ سال سے فلسطینی مسلمان اپنے ملک اور شہر میں رہتے ہوئے بھی بے گھر اور اجنبی ہیں اور یہ بھی کوئی راز نہیں کہ اسرائیلی اور یہودی درندے جب چاہتے ہیں مسلمانوں پر یلغار کردیتے ہیں اور سینکڑوں معصوموں کو خاک و خون میں تڑپا دیتے ہیں اور ان کی آبادیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کردیتے ہیں۔

ان ساٹھ سالوں میں مسلمان کس قدر اسرائیلی جارحیت اور ظلم و تشدد کا شکار رہے؟ اس کا صحیح معنی میں ادراک نہیں کیا جاسکتا، تاہم اخبارات، رسائل، جرائد، ٹی وی رپورٹوں اور آزاد ذرائع سے جو کچھ منظر عام پر آیا ہے، اس سے ان کی داستان مظلومیت کا کسی قدر پتہ چلتا ہے۔ گزشتہ ساٹھ سالہ اسرائیلی مظالم سے قطع نظر حالیہ ۲۳ روزہ جنگ میں فلسطین پر کیا قیامت گزری؟ ملاحظہ ہو: چنانچہ میڈیا رپورٹوں کے مطابق حالیہ اسرائیلی بربریت کے ۲۳ دنوں میں شیر خوار و معصوم بچوں اور خواتین سمیت تقریباً ۱۳۰۰ فلسطینی،

فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں، جبکہ زخمیوں کی تعداد ساڑھے پانچ ہزار سے زائد ہے، اس کے علاوہ ۲۰ ہزار سے زائد رہائشی مکانات اور عمارتیں تباہ ہوکر کھنڈرات میں تبدیل ہوچکی ہیں، مساجد، اسکول، ہسپتال اور دوسری رفاہی عمارتیں اس کے علاوہ ہیں، اسی طرح وہ مکانات اور عمارتیں بھی اس میں شامل نہیں، جو جزوی طور پر متاثر ہوئی ہیں۔

ایسے ہی اس کا بھی کوئی شمار وحساب نہیں کہ: اس بمباری سے فلسطین کا اقتصادی اور معاشی کتنا نقصان ہوا؟ یا کس قدر غذائی اجناس، اموال، بازار، دکانیں، تجارت اور تجارتی مراکز تباہ ہوئے؟ اور غریب فلسطینی معاشی اور اقتصادی طور پر کس قدر مزید پیچھے چلے گئے، اور یہ کہ اس جنگ کے نتیجے میں کتنا لوگ ہمیشہ کے لئے معذور واپاہج ہوگئے؟ یا آنے والی نسلوں پر اس کے کتنا خطرناک اور مہلک اثرات مرتب ہوں گے؟ بہرحال اس سلسلہ میں میڈیا اور بین الاقوامی ادارے خاموش ہیں۔

اس بار غزہ پر اسرائیلی جارحیت کا سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ ان ۲۳ دنوں میں جب تک اسرائیلی درندوں نے اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا نہیں کرلیا، اس وقت تک ملعون امریکا اور اس کے اتحادیوں نے جھوٹے منہ اور حرف غلط کی طرح اسرائیل کی اس جارحیت اور ظلم وتشدد کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا۔ اسی طرح وہ تمام نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی مہر بہ لب رہیں، جن کی گز گز کی زبانیں دہشت گردی کے خاتمہ کے نام سے ہروقت مسلمانوں کے خلاف باہر نکلی رہتی ہیں۔ ایسے ہی نام نہاد مسلم ممالک اور مسلمانوں کے حقوق کی علم بردار تنظیموں نے بھی اس موقع پر مجرمانہ خاموشی کا مظاہرہ کیا، چنانچہ اس پورے عرصہ میں عرب لیگ یا او۔آئی۔سی نے کسی قسم کا کوئی موثر کردار ادا نہیں کیا۔

بایں ہمہ آفرین ہے فلسطینی مسلمانوں کو، جنہوں نے اسرائیلی درندگی اور جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اور اسباب و وسائل کی قلت کے باوجود انہوں نے میدان جنگ سے پیٹھ نہیں دکھائی۔

اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ فلسطینی مسلمانوں اور مجاہدین نے اپنے اسی عزم، ہمت، جرأت اور بہادری سے اسرائیلی جنگی جنون اور اس کے آمرانہ غرور کو پیوند خاک کرکے اُسے کھلی شکست سے دوچار کردیا ہے۔ کیونکہ اسرائیلی وزیر اعظم کے اس دعویٰ اور تعلی آمیز دھمکی کہ: ”اگر فلسطین کی جانب سے راکٹ حملے ہوئے تو اسرائیلی کارروائی جاری رہے گی۔“ کے باوجود اسرائیل کا، حماس اور فلسطینیوں کی جانب سے جنگ بندی کے اعلان سے قبل از خود جنگ بندی کا اعلان کرنا، اس کی ننگی شکست اور واضح پسپائی ہے۔ دوسری طرف اسرائیل کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان کے باوجود فلسطینی مسلمانوں اور حماس کے اس عزم کا اظہار کہ: ”صرف جنگ بندی کا اعلان کافی نہیں، بلکہ اسرائیل کو مسلمانوں کے علاقوں سے اپنی فوج نکالنا ہوگی اور تمام بارڈر کھولنے ہوں گے، بلکہ ہم اپنی سرزمین پر ایک یہودی بھی برداشت نہیں کریں گے، اور جب تک اسرائیلی فوج فلسطینی علاقے خالی نہیں کرے گی، اس وقت تک راکٹ حملے جاری رہیں گے۔“ فلسطینی مسلمانوں کی ہمت، جرأت اور واضح برتری کی دلیل ہے۔

الغرض فلسطینی مسلمانوں کی ہمت وجرأت اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب اسرائیلی غرور خاک میں مل گیا اور اس نے یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان کردیا، تو دوسری طرف فلسطینی مسلمانوں نے بھی فائر بندی کا اعلان کرہی دیا۔ خدا کرے کہ یہ جنگ بندی دیرپا ثابت ہو اور فلسطینی مسلمانوں کی طرح دوسرے مسلم ممالک کو بھی یہودی استعمار اور عیسائی قوتوں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی ہمت و جرأت کی توفیق ہو۔

اس وقت جیسا کہ اخباری اطلاعات ہیں، اسرائیل نے یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان کردیا ہے، مگر تاحال یہودیوں کے جنونی مذہبی راہنماؤں کی آتش انتقام ٹھنڈی نہیں ہوئی، اور وہ نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت موقوف ہو، چنانچہ انہوں نے یہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ:

”مکہ مکرمہ (مبشرلون استادانوالہ سے) اسرائیل کے جنونی مذہبی پیشواؤں نے اپنے وزیر اعظم ایہود اولمرٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں خواتین اور بچوں پر بھی رحم نہ کھائیں، شیرخوار بچوں، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور مویشیوں تک کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں۔ عربی جریدہ ”الحیات“ کے مطابق اسرائیل کے اول درجے کے مذہبی پیشوا مرد (خدائی ایسا ہو) نے وزیر اعظم کے نام خط میں اولمرٹ کو ترغیب دی ہے کہ وہ توریت کی آیات کے مطابق فلسطینیوں کے خلاف اجتماعی سزا کا سلسلہ جاری رکھیں۔ یہودی مذہبی جنونی پیشواؤں کے فتوؤں کے بموجب اسرائیلی حکام کے لئے توریت کے احکام اور رب کی طرف سے فلسطینی عورتوں اور شیرخوار بچوں کا خون بہانا جائز ہے۔ مرد خدائی ایسا ہو کا خط کتابچے کی شکل میں یہودی عبادت خانوں میں ہر جمعہ کو تقسیم کیا جارہا ہے۔“

(روزنامہ نوائے وقت کراچی ۱۹/جنوری ۲۰۰۹ء)

اس موقع پر مسلم علماء اور ختم نبوت کے ذمہ داروں نے اسرائیل کے جنونی مذہبی پیشواؤں کے نام نہاد فتویٰ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے

کہا ہے کہ یہودیوں کے پیشواؤں کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب ہوگیا ہے جو یہودیوں کو دہشت گردی کا درس دے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہودیوں کے فتویٰ، توریت میں کہیں بھی مذکور نہیں، یہ بات بالکل من گھڑت، باطل اور محض یہودی مذہبی جنونی پیشواؤں کی اختراع ہے، علماً نے کہا کہ اس پر تمام مسلم امہ اقوام متحدہ سے احتجاج کرے اور اقوام متحدہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ نہتے فلسطینیوں پر اسرائیل کی دہشت گردی کی بے رحمانہ کارروائیوں کو مستقل بنیادوں پر روکنے میں اپنا موثر کردار ادا کرے اور اسرائیل کے ان مذہبی جنونی پیشواؤں کو نکیل ڈالے، جن کے خطرناک فتوے سامنے آچکے ہیں، ان مسلم علما اور راہنماؤں نے مزید کہا کہ یہودیوں کے یہ جنونی مذہبی پیشوا نہ صرف دہشت گرد ہیں، بلکہ دہشت گردی کو پروان چڑھانے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں، اس لئے ان کو لگام دینے کے لئے ان کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات قائم کئے جائیں۔

نیرنگئی دوران دیکھئے! کہ جنگ، جہاد اور موت سے ڈرنے والے یہودی اس قدر نڈر ہوگئے کہ آگے بڑھ کر مسلمانوں پر حملہ آور ہورہے ہیں، دوسری جانب وہ مسلمان جن کا طرۂ امتیاز ہی ہمت، جرأت اور بہادری تھا اور جنگ و جہاد ان کا پسندیدہ مشغلہ اور شہادت ان کا مقصود حیات تھا، وہ اس قدر پست ہمت و بزدل ہوگئے کہ جہاد میں پیش قدمی تو کجا، اسلام دشمنوں کے سر پر چڑھ آنے کے باوجود بھی ان کے مقابلہ پر آنے سے گھبراتے ہیں، بلکہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی بجائے ان کی کاسہ لیسی پر مجبور نظر آتے ہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلاشبہ ایسے مسلمانوں کے لئے فلسطینی مسلمانوں کا یہ جرأت مندانہ طرز عمل لائق اقتدا ہے، بہر حال دنیا بھر کے مسلمانوں کو فلسطینیوں کی اس ہمت و جرأت اور جوش و جذبہ سے سبق لینا چاہئے۔

قسم بخدا! اگر مسلمان اپنی تاریخ کو دہراتے ہوئے تھوڑی سی ہمت کرلیں تو نہ صرف یہود و نصاریٰ دم دبا کر اپنے بلوں میں گھس جائیں گے بلکہ فتح و کامرانی اور عزت و عظمت مسلمانوں کے قدم چومے گی۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ جو لوگ مسلمانوں کو دہشت گرد اور تشدد پسند کہتے ہیں، ان کو مسلمانوں کو دہشت گرد کہنے سے قبل یہودیوں کے ان جنونی مذہبی راہنماؤں کے اس غلیظ بیان کو بھی ایک بار پڑھ لینا چاہئے، جو اسرائیل کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں پر کسی صورت بھی رحم نہ کیا جائے اور ان کے معصوم بچوں اور عورتوں حتیٰ کہ جانوروں کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے میں کسی طرح کا تأمل نہیں کرنا چاہئے۔

بتلایا جائے کہ کیا کوئی انسان اس طرح کا سفاک بھی ہوسکتا ہے؟ جو معصوم بچوں، بوڑھوں اور خواتین حتیٰ کہ جانوروں کی جان بخشی کا روادار نہ ہو؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ دہشت گرد مسلمان ہیں؟ یا سفاک یہودی؟ اگر یہودی دہشت گرد ہیں اور یقیناً دہشت گرد ہیں تو ان کی بجائے مسلمانوں کو کیوں اور کس بنا پر دہشت گرد کہا جاتا ہے؟ پھر اگر ”مسلمان دہشت گردوں“ کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے، تو یہودی دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی؟ ہے کوئی انصاف جو، جو اس حقیقت کا اعتراف کرے؟ اور ان درندوں کو اس درندگی اور ان کے سرپرستوں کو جانبداری سے باز رکھ سکے؟ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

موت کی یاد

مرسلہ: مولانا محمد عرفان، کراچی

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا سبب غفلت ہے اور اسی طرح امراض باطنی کا سبب بھی غفلت ہے، اس غفلت کا علاج ذکر و فکر ہے، اس ذکر و فکر میں موت کو یاد کرنا بھی شامل ہے کہ آدمی تھوڑی دیر بیٹھ کر سوچ لیا کرے کہ مجھے مرنا ہے اور مر کر قبر میں جانا ہے، وہاں سانپ بچھو ہیں یا جنت کے باغ ہیں؟ اگر اچھے اعمال ہیں تو قبر باغ ہے اور اگر برے عمل ہیں تو سانپ بچھو ہیں، پھر قبر سے اٹھنا ہے اور حساب کتاب کے لئے پیش ہونا ہے، پل صراط پر چلنا ہے، اسی طرح تمام واقعات قیامت کو تفصیلاً سوچا کرے۔ فرمایا: آدمی جو گناہ کرتا ہے یا دنیا کے مال و جاہ میں مشغول ہوتا ہے تو اس سے مقصود لذت کا حاصل کرنا ہے، لیکن جب یہ یاد کرے کہ ایک دن سب کچھ ختم ہوجائے گا تو مزہ ہی نہ آئے گا اور جب مزہ ہی نہ آئے گا تو گناہ بھی چھوٹ جائے گا، کیونکہ موت کی یاد تمام لذتوں کو ختم کرنے والی ہے۔ فرمایا: موت کے دو مقدمے ہیں: بیماری اور بڑھاپا، دونوں حالتوں میں کسی چیز کا لطف نہیں رہتا، تمام لذتیں ختم ہوجاتی ہیں، بیماری میں تمام لذیذ کھانے کڑوے معلوم ہوتے ہیں، تمام شہوانی جوش و خروش ختم ہوجاتے ہیں بلکہ بولنا بھی برا معلوم ہوتا ہے، بڑھاپے میں بھوک ختم ہوجاتی ہے اگر بھوک بھی ہو تو جو چیز کھانا چاہیں وہ کھا نہیں سکتے، اس لئے کہ دانت سب رخصت ہوگئے، اسی طرح ٹھنڈا پانی نہیں پی سکتے، کیونکہ بڑھاپے میں ٹھنڈا پانی نزلہ کا سبب بن جاتا ہے، سونے کا آرام جاتا رہتا ہے، نیند نہیں آتی، جوانی گئی زندگانی گئی۔ (خلاصہ وعظ ذکر الموت، ج:۲۴)

فرما گئے یہ ہادیؐ | ختم نبوت زندہ باد | لا نبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت:
جانشین مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

قائد نوجوان مقرر شعلہ بیان
مولانا محمد رضوان صاحب
جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا

خصوصی خطاب:
شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت اقدس مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

قیوم الشعراء
شاعر ختم نبوت
جناب سید سلیمان گیلانی صاحب
پنجاب

زیر نگرانی:
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

تلاوت کلام پاک
زینت القراء مولانا
قاری احسان اللہ فاروقی صاحب
کراچی

۲۸/ فروری ۲۰۰۹ء
اسکاؤٹ کالونی
بروز ہفتہ بعد نماز عشاء
نزد جامع مسجد بلالؓ بالمقابل قبرستان

یکم مارچ ۲۰۰۹ء
شیدا حسین پارک
بروز اتوار بعد نماز عشاء
نزد فیض بحریہ کریسنٹ کالج،
گلشن ربیع جامعہ ملیر
جامعہ ملیدو دا ملیر

۲/ مارچ ۲۰۰۹ء
بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد باب رحمت، مدرسہ امام ابو یوسف
نزد حسن چورنگی شادمان ۲

۳/ مارچ ۲۰۰۹ء
بروز منگل بعد نماز عشاء
نزد قاضی ہسپتال سیکٹر ۹ سعید آباد،
بلدیہ ٹاؤن

جاں نثاران تحفظ ختم نبوت، اہل علاقہ اور تمام کارکنان ختم نبوت سے بروقت شرکت کی درخواست ہے، ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے قریبی دوست و احباب کو بھی شریک ہونے کی دعوت دیں

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون: 021-2780337

اطاعتِ والدین اور حُسنِ سلوک کی مثالیں

حکیم محمود احمد ظفر

ا:.....قرآن و حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی شاندار مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں ایک شاندار مثال سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بھی ہے کہ ان کے والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام بچپن ہی میں ان کو اور ان کی والدہ کو جنگل بیابان میں چھوڑ آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں زمزم کا چشمہ جاری ہوگیا، جس کی وجہ سے بنی جرہم وہاں آ کر آباد ہوگئے اور ایک چھوٹا سا گاؤں تشکیل پاگیا، اب جب وہ بچہ دوڑنے پھرنے کے قابل ہوگیا تو باپ، بیٹے کے لئے کوئی خوشخبری نہیں لایا بلکہ یہ کہنے آیا ہے کہ میں تمہیں ذبح کرنا چاہتا ہوں، یہ بات ماں بیٹے کے لئے کتنی صبر آزما تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی ایک صفت حلیم بیان فرمائی:

"فبشرناہ بغلام حلیم"

اور حلیم اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے کام سکون و اطمینان سے کرے اور اگر کوئی کام اس کی مرضی اور مزاج کے خلاف ہوجائے تو غضب اور غصہ کا اظہار نہ کرے، چنانچہ جب انہوں نے بیٹے سے کہا کہ "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں، اب تم سوچ سمجھ کر بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟" تو بیٹے نے فوری طور پر باپ کی مرضی اور اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حلیم اور بردبار بیٹے کی اس لئے بشارت دی گئی کہ وہ خود بھی "حلیم" تھے:

"ان ابراھیم لاواہ حلیم"

ترجمہ: "بے شک ابراہیمؑ بڑے سوز و گداز والے حلیم تھے۔"

اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کا "حلم" پسند آیا اور ان کا یہ اکرام کیا کہ ان کے بدلہ میں ایک عظیم جانور دے دیا۔

۲:.....ایک شخص کے تین لڑکے تھے، جب وہ شخص مرض الموت میں گرفتار ہوا تو بڑے لڑکے نے اپنے دونوں بھائیوں سے کہا کہ والد صاحب کی میراث آپ دونوں کو مبارک ہو، میں تو صرف ان کی خدمت ہی کروں گا، جب ان کے والد کا انتقال ہوگیا تو بڑے لڑکے نے خواب میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ فلاں جگہ جاؤ، وہاں تمہیں ایک دینار ملے گا، وہ اٹھالینا اس میں بڑی برکت ہوگی۔ اس نے ایسا نہ کیا اور وہ اس جگہ نہ گیا، دوسری رات اس نے پھر وہی خواب دیکھا تب بھی وہ اس جگہ دینار لینے نہ گیا، تیسری رات اس نے پھر وہی خواب دیکھا، صبح کے وقت وہ اس جگہ گیا، وہاں واقعی ایک دینار پڑا ہوا تھا، جو وہ اٹھا کر لے آیا، راستہ میں اس نے ایک دینار کی ایک مچھلی خریدلی، اسے کاٹا تو اس میں سے دو موتی نکلے، اس نے دونوں موتیوں کو ساٹھ ہزار دینار میں فروخت کردیا، رات کو خواب میں کسی کو یہ کہتے سنا کہ اپنے والد کی خدمت کا تمہیں دنیا میں یہ صلہ ملا۔

۳:.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاحب اپنے اپاہج والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھانے اپنے کاندھوں پر بٹھا کر لایا کرتے تھے، کچھ دنوں کے بعد وہ صاحب نظر نہ آئے، آپؐ نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہوگیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کے لئے زندہ رہتا تو یہ لڑکا اپنے اپاہج والد کے لئے زندہ رہتا۔

۴:.....ایک صاحب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری والدہ میرے بچپن میں جیسی خدمت کیا کرتی تھیں اسی طرح میں بھی ان کی خدمت کرتا ہوں، کیا اس طرح میں نے ان کا حق ادا کردیا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! پوچھا: کیوں؟ آپؓ نے فرمایا: "اس لئے کہ وہ تمہاری خدمت کیا کرتی تھیں اور دل سے تمہاری زندگی کی خواہشمند تھیں اور تم ان کی خدمت تو کرتے ہو لیکن تم یہ چاہتے ہو کہ وہ جلدی سے دنیا سے رخصت ہوجائیں۔"

۵:.....خلیفہ مامون الرشید کہتے ہیں کہ فضل بن یحییٰ سے زیادہ والد کا فرمانبردار میں نے کسی کو نہیں دیکھا، ان کے والد یحییٰ ہمیشہ گرم پانی ہی سے وضو کیا کرتے تھے، قید میں ہونے کی وجہ سے ایک سرد رات میں پانی گرم کرنے کے لئے آگ نہ مل سکی، ان کے والد یحییٰ جب سو گئے تو فضل نے تانبے اور پانی سے بھرا ہوا برتن لیا اور اسے چراغ کے اوپر کرکے پکڑلیا، رات بھر پکڑے رکھا، صبح جب ان کے والد اٹھے تو وضو کے لئے انہیں گرم پانی تیار ملا۔

۶:...... یحییٰ بن کثیر روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابوعامرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لائے اور آپؐ کی بیعت کی تو آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے یہاں ایک عورت ایسا ایسا دعویٰ کرتی تھی، اس کا کیا ہوا؟ عرض کیا: ''ہم اسے اس کے گھر چھوڑ آئے ہیں۔'' آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس کی مغفرت کردی گئی ہے، انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی فرمانبرداری کیا کرتی تھی، فرماتے ہیں کہ وہ اس کی بوڑھی اور عمر رسیدہ والدہ تھی جو چلنے پھرنے سے معذور تھی، دشمن کی اطلاع دینے والے نے خبر دی کہ دشمن تم لوگوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے، چنانچہ اس نے اپنی والدہ کو اپنی پشت پر سوار کیا، جب وہ تھک جاتی تو اسے اتارتی اور گرمی سے بچانے کے لئے اپنی ماں کو اپنے پیٹ سے لگالیتی اور اپنی ٹانگوں کے درمیان اس کے جسم کو اپنے جسم پر کرلیتی اور اس طرح انہیں دشمن سے بچا کر لے گئی۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی مصنفہ)

والدین کی نافرمانی سب سے بڑا گناہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ آپؐ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی۔'' (بخاری و ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو تحریر فرمایا: قیامت کے

قادیانیوں کے بارے میں پارلیمنٹ کی کارروائی

حضرت مولانا زاہد الراشدی

روزنامہ پاکستان لاہور، ۱۷/جنوری ۲۰۰۹ء کی خبر کے مطابق سینیٹ آف پاکستان کے جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے رکن پروفیسر محمد ابراہیم نے قومی اسمبلی کی اسپیکر محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کے نام ایک خط میں ان سے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے پہلے پارلیمنٹ میں مسلسل کئی روز تک اس مسئلہ پر جو مباحثہ ہوا تھا اور جس کے نتیجے میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت کا درجہ دینے کا تاریخی فیصلہ کیا، اس فیصلے اور مباحثے کی تفصیلات منظر عام پر لائی جائیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے پارلیمنٹ نے یہ ساری کارروائی ان کیمرہ اجلاس میں کی تھی جس کی تفصیلات ابھی تک باضابطہ طور پر شائع نہیں ہوئیں، ملک کی منتخب پارلیمنٹ کے اس تاریخی فیصلہ کے بارے میں عالمی سطح پر جو شکوک و شبہات پھیلائے جارہے ہیں اور قادیانیوں اور ان کے بہی خواہ حلقوں کے یکطرفہ پروپیگنڈا کے باعث پاکستان کے بارے میں بے اعتمادی کی جو فضا پیدا کی جارہی ہے اس کو دور کرنے اور اس مسئلہ پر بین الاقوامی حلقوں میں پاکستان کی پوزیشن واضح کرنے کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ پارلیمنٹ کے اس مسلسل اجلاس کی کارروائی کو شائع کیا جائے تاکہ ملک کے عوام کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حلقوں میں بھی یہ بات واضح ہوسکے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی وجوہات کیا تھیں اور پاکستان کے مقتدر دینی وسیاسی حلقوں کے موقف کی تفصیلات کیا تھیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم نے قومی اسمبلی کی اسپیکر کے نام اپنے خط میں جسٹس صمدانی کمیشن کی وہ رپورٹ شائع کرنے پر بھی زور دیا ہے جس میں چناب نگر (سابق ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلبہ پر قادیانی طلبا کے حملے اور تشدد اور پھر اس کے نتیجے میں ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف اٹھنے والی عوامی تحریک کے اسباب و عوامل پر بحث کی گئی تھی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے خفیہ اجلاس کی کارروائی اور جسٹس صمدانی کمیشن کی رپورٹ سامنے آنے سے ان بہت سے شکوک و شبہات کا ازالہ ہوجائے گا جو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے دستوری فیصلے کے بارے میں بین الاقوامی حلقوں کے ساتھ ساتھ ملک کے اندر بعض لادین عناصر اور غیر ذمہ دار ذرائع ابلاغ کی طرف سے مسلسل پھیلائے جارہے ہیں، اس لئے ہم سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم کے اس مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے قومی اسمبلی کی اسپیکر محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کی طرف سنجیدہ توجہ دیں۔

(ماہنامہ ''نصرۃ العلوم'' گوجرانوالہ فروری ۲۰۰۹ء)

روز اللہ تعالیٰ کے یہاں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مومن کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے موقع پر میدان جنگ سے بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بتلاؤ، زانی، چور اور شرابی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ بڑے بے حیائی کے کام ہیں اور ان پر سزا ملتی ہے، کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ نہ بتلاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی۔

(الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات: ۲۶۴۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں قسم نہیں کھاتا پھر منبر سے اترے اور فرمایا خوشخبری سن لو، خوشخبری سن لو! جس شخص نے پانچ وقت کی نماز پڑھی اور کبیرہ گناہوں سے بچا رہا، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے، مطلب کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (گناہ کبیرہ) بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! والدین کی نافرمانی، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ناحق قتل کرنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور سود کھانا۔"

(مجمع الزوائد: ۱/۱۰۴، رواہ الطبرانی فی الکبیر: ۵۶۳۶)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے (یعنی ایسی جھوٹی قسم جس کے ذریعہ سے کسی مسلمان شخص کا ناحق مال کھایا جائے، ایسا شخص جہنم کی آگ کا ایندھن ہوگا، اس قسم کو غموس اس لئے کہتے ہیں کہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے)۔ (بخاری: ۱۱/۴۸۳)

والدین کا نافرمان ملعون ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے سات آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت بھیجی ہے جو اس کی تباہی کے لئے کافی ہے، فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم والا کام کرے، ملعون ہے وہ شخص جو سیدنا لوط علیہ السلام والی قوم کا کام کرے، ملعون ہے وہ شخص جو سیدنا لوط علیہ السلام والی قوم کا کام کرے، ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے۔

(الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتلائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے آپ سے فرمائی ہو؟ انہوں نے فرمایا: کوئی ایسی بات نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مخفی اور پوشیدہ رکھ کر مجھے چپکے سے بتلائی، البتہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر جو نشانات راہ بدل دے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے۔ (رواہ احمد)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو نشانات راہ بدل دے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے۔

(رواہ ابن حبان)

سیدنا معمر ہشام سے روایت کرتے ہیں، وہ عروہ سے اور وہ اپنے والد ماجد سے کہ تورات میں مرقوم ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے، وہ شخص ملعون ہے جو نشانات راہ اکھاڑ دے (جس سے لوگوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے) اور ملعون ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکے۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی مصنف)

(جاری ہے)

۵ روزہ ردِ قادیانیت کورس

بتاریخ ۲۶/ فروری تا ۲/ مارچ ۲۰۰۹ء

بمقام: دارالعلوم سلمان فارسیؓ شیرپاؤ تحصیل تنگی ضلع چارسدہ صوبہ سرحد

مدرس: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

اختتامی تقریب میں خصوصی شرکت: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور)

منتظم مرکز: مولانا سہیل احمد خان شیرپاؤ تنگی چارسدہ

طب و حکمت کے بے تاج بادشاہ

حکیم محمد یونسؒ نقشبندی مجددی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی ایم اے راولپنڈی نور کے تڑکے مورخہ ۷/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۳/فروری ۲۰۰۹ء حرکت قلب بند ہونے سے چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا مطب راولپنڈی کے سی (بی) چوک کے قریب تھا، جو مطب کم، خانقاہ زیادہ تھا، اللہ پاک نے ہاتھ میں شفاء اور دل و دماغ میں وسعت عطاء فرمائی تھی۔ ان کا مطب طب نبوی کا مرکز تھا، ہر ماہ ایام بیض میں پچھنے لگوانے کی سنت پر عمل کرنے کی نیت سے درجنوں لوگوں کا خون نکالتے، اور اس کے فوائد پر لمبی چوڑی تقریر فرماتے، نہ چاہنے کے باوجود لوگ خون نکلوانے پر تیار ہوجاتے، زندگی میں تین نکاح کئے بدقسمتی سے تینوں سے نبھا نہیں سکے اور طلاق پر منتج ہوئے۔ چند ماہ قبل آخری اہلیہ کو بھی طلاق دے دی تھی۔ محترمہ بیوی کی زندگی گزار رہی تھیں، بیٹے، بیٹیاں والی صاحب اولاد سے نکاح کیا نہ صرف یہ کہ بیوی کی خدمت کرتے رہے بلکہ اس کی اولاد کی شادیوں پر لاکھوں روپے خرچ کئے۔ طلاق کے باوجود اسے مکان کا کرایہ دیتے اور اس کے بچوں کے لئے تقریباً دس ہزار روپے ماہوار بھی دیتے۔ بندہ نے عرض کیا کہ چونکہ محترمہ آپ کے حبالہ عقد سے فارغ ہوچکی ہیں، اس لئے شرعاً آپ مکلف نہیں کہ اس کے اور اس کی اولاد کے مصارف ادا کریں۔ فرمانے لگے بچیوں کا خرچہ محترمہ کس سے مانگے گی؟ بچیوں کو اپنی بچیاں سمجھ کر مصارف ادا کرتا ہوں۔

مجلس سے تعلق:

عرصہ دراز سے مجلس سے وابستہ چلے آرہے تھے، اپنے مطب کی عمارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے نام وقف کرچکے تھے، نیز مجلس کا دفتر بھی مطب کی دوسری منزل میں قائم کیا ہوا تھا اور مطب کا نام تھا ”دواخانہ ختم نبوت“ تقریباً دو تین ماہ قبل بندہ راولپنڈی کے تبلیغی دورہ پر گیا، فرمانے لگے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں کیوں نہ آپ کی حاضری سے فائدہ اٹھا کر دفتر کی بحالی کی افتتاحی تقریب منعقد کرلی جائے۔

میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا، تو مجلس راولپنڈی و اسلام آباد کے زعما مولانا قاضی مشتاق احمد، قاری زرین احمد خان، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد، مولانا زاہد وسیم مبلغ راولپنڈی اور اپنے شاگردوں کو لے کر دفتر میں تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: بھائی جان میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی موجودگی میں مبلغ کو دفتر کی چابیاں پیش کروں اور اس کی تصویر اخبارات میں آجائے تاکہ دفتر ایک عرصہ خانگی مجبوریوں کی وجہ سے بند رہا۔ دوبارہ اس کا افتتاح ہوجائے تو فوٹو گرافر کو بلا کر چابیاں پیش کرنے کی تصاویر بنوا کر اخبارات کو بھی بھجوائیں۔ مجلس کے ساتھ والہانہ تعلق رکھتے تھے، عرصہ دراز سے مقامی جماعت کے زعیم اور مرکزی شوریٰ کے رکن چلے آرہے تھے۔

اصلاح کا تعلق خواجہ خواجگان حضرت اقدس سیدی ومولائی خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے تھا، غالباً پہلے کسی چشتی بزرگ سے متعلق تھے، بعدازاں حضرت الامیر دامت برکاتہم سے اصلاحی تعلق ہوا تو نام کے ساتھ چشتی کے بجائے نقشبندی مجددی لکھنا شروع کردیا تھا۔ ہر ماہ دو ماہ کے بعد حضرت اقدس کی خدمت میں خانقاہ سراجیہ تشریف لے جاتے۔ طبیعت میں کمزوری آنے کی وجہ سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لیٹ کر سفر کرتے اور حضرت والا کی خدمت میں حاضری دیتے۔ مطب پر قیمتی ادویات بناتے، حضرات علماء کرام، مدارس عربیہ کے طلبا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین سے کوئی معاوضہ نہیں لیتے تھے۔ رمضان المبارک میں قریبی مسجد میں قرآن پاک کی سماعت کی، اختتامی تقریب میں شیرینی تقسیم نہیں کی جاتی۔ گزشتہ سال حکیم صاحب نے تمام شرکائے ختم قرآن کریم میں خمیرہ گاؤزبان کی ڈبیاں تقسیم کیں۔

ہزارہ میں سرائے صالح کے مقام پر مسجد و مدرسہ چلا رہے تھے۔ آج سے دو تین ماہ قبل جب بندہ راولپنڈی کے دورہ پر گیا تو فرمانے لگے کہ آپ سرائے صالح میں اپنے مدرسہ اور مسجد کا معائنہ ضرور فرماتے، تو بندہ نے عذر کیا چونکہ پروگرام پہلے سے طے شدہ ہیں، لہٰذا اگلے چکر پر حاضری کے لئے پہلے سے وقت کا تعین کروں گا، لیکن بدقسمتی سے اگلا سفر ان کے جنازہ اور تعزیت کی نیت سے ہوا۔

جود وسخا:

اللہ پاک نے انہیں جود وسخا کے وصف سے وافر مقدار میں حصہ عطا فرمایا تھا، مجلس کے مرکزی راہنماؤں میں سے جو حضرات موبائل فون استعمال کرتے ہیں، انہیں ہر ماہ ۶۰۰ روپے کا موبائل کارڈ ارسال فرماتے اور جب بھیجتے تو فون پر علیک سلیک

کے بعد یہ فرماتے" بھائی جان کاغذ قلم لے لیں چار گروپ ہیں، نوٹ کرانے کے بعد پوچھتے اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے کہ فیڈ کرنے کے بعد اطلاع بھی دیں گے۔

کتنے مدارس، کتنی مساجد ایسی تھیں جن کے ساتھ ماہانہ اور سالانہ تعاون ہوتا، کتنے غریب، یتیم، بیوائیں جن کے وظائف لگے ہوئے تھے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کے بعد انہیں ارسال کئے جائے۔ انشاء اللہ العزیز کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔

ذکر وفکر:

تہجد کی عادت کا بندہ کئی مرتبہ ذاتی طور پر مشاہدہ کر چکا ہے صبح کی نماز کے بعد کم وبیش دو گھنٹے ذکر، مراقبہ، تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے اور عادت مستمرہ تھی کہ اشراق پڑھ کر واپس آتے، کئی ایک سفر حج وعمرہ بھی نصیب ہوئے، بلا مبالغہ لاکھوں کماتے ہوں گے اور لاکھوں ہی خرچ کر دیتے ہوں گے۔ وسیع وعریض دستر خوان رکھتے، صبح دیر سے ناشتہ کی عادت تھی، لیکن ہماری رعایت کرتے ہوئے ہماری موجودگی میں جلدی ناشتہ کرتے اور کراتے۔

وفات:

۷/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۳/فروری تہجد کے لئے اٹھے، دل میں درد محسوس ہوا، نیچے اترے کچھ لڑکے نظر آئے انہیں کہا کہ مجھے ہسپتال پہنچاؤ، حرکت قلب بند ہوئی اور ہسپتال پہنچنے سے قبل روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسی روز عصر کے بعد نماز جنازہ میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، لواحقین اور معتقدین نے شرکت کی۔ اللہ پاک مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆......☆☆

مولانا محمد علی صدیقی کا دورہ تھرپارکر

تھرپارکر (رپورٹ: حافظ محمد ذیشان، کنری)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی پانچ دن تبلیغی سفر پر تھرپارکر تشریف لائے۔ راقم الحروف اور حافظ محمد اظہر بھی ہمراہ تھے۔ یکم صفر کو میرپور خاص سے عمرکوٹ پہنچے۔ عمرکوٹ کے علماء کرام سے ملاقات کی۔ رات کو ایک محلہ بجیر میں ختم نبوت کی اہمیت پر مولانا کا بیان ہوا۔

چھاچھرو واسلام کوٹ: ۲/صفر کو چھاچھرو پہنچے جہاں مولانا مفتی محمد آدم کی جامع مسجد میں بعد نماز ظہر سامعین سے خطاب کیا اور بعد نماز مغرب اسلام کوٹ کی جامع مسجد و مدرسہ عثمانیہ میں مولانا تاج محمد سومرو کی صدارت میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیان ہوا بعد نماز عشاء اسلام کوٹ کے ایک گاؤں میں جلسہ سے مولانا صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانیوں کے مکروفریب سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی۔

ننگر پار: ۳/صفر کو یہ وفد اسلام کوٹ کے بعد ننگر پار پہنچا اور جامع مسجد سلمہ مدرسہ الحق میں مولانا محمد علی صدیقی نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا اور مغرب کی نماز چھ سو سال قدیم مسجد بوڑے سر میں ادا کی۔ عشاء کی نماز کے بعد کھوسہ محلہ کی مسجد میں ختم نبوت کے عنوان سے بیان ہوا۔

مٹھی: ۴/صفر کو جامع مسجد مٹھی میں بعد نماز عشاء پروگرام ہوا اور مٹھی کے علماء کرام سے ملاقات ہوئی، جس میں مولانا محمد موسیٰ درس اور مولانا عبدالحفیظ بھی شامل ہیں۔

نوکوٹ: ۵/صفر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد صدیقیہ میں بیان ہوا اور اس کے بعد ٹنڈو جان محمد میں مولانا محمد ہاشم سے ملاقات کی۔ الحمدللہ تمام پروگرام بہت ہی کامیاب رہے اور مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان اور دیگر عنوانات پر بیان کئے۔

تعزیتی اجلاس

میرپور خاص (ابوارسلان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن حکیم قاری محمد یونسؒ کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے حکیم صاحب مرحوم کے لئے مختلف جماعتی احباب کے مدارس میں قرآن خوانی کرائی۔

میرپور خاص: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا عمران اشرف، مولانا محمد ہاشم، مولانا مفتی مسعود احمد، مفتی عبیداللہ انور اور بشیر احمد، قاری سلیمان بن محمد نے اپنے اپنے مدارس میں حکیم صاحب کے لئے قرآن خوانی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

کنری: اس سلسلہ میں کنری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے خصوصی طور پر شرکت کی اور حکیم قاری محمد یونسؒ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

ٹالہی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹالہی کا ایک اجلاس مولانا محمد علی صدیقی کی صدارت میں ہوا، مولانا نے جمعہ کے اجتماع میں حکیم محمد یونسؒ کی دینی خدمات پر اظہار خیال کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

ننگر پار: اسی طرح ننگر پار، نوکوٹ، جھڈو، ڈگری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں نے حکیم قاری محمد یونسؒ کے انتقال پر ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

خبروں پر ایک نظر

توہین رسالت قرآن کے مقدمے کی سماعت ۳/فروری تک ملتوی

ملزم شفیق بیگ کو جیل سے عدالت پیش کیا گیا وکیل نہ آنے پر سماعت ملتوی ہوگئی

میرا تبادلہ مظفرآباد ہوگیا ہے بار بار آنے سے قاصر ہوں جلد بیان ریکارڈ کیا جائے: مدعی مقدمہ کی استدعا

کراچی (کورٹ رپورٹ) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن جج ساؤتھ محترمہ حفیظہ عثمان نے توہین رسالت اور توہین قرآن کریم کے الزام میں ملوث ملزم شفیق بیگ کے خلاف مقدمے کی سماعت ملزم کے وکیل کی عدم حاضری کی وجہ سے ۳/فروری تک ملتوی کردی۔ ملزم کو جیل سے عدالت میں پیش کیا گیا جبکہ مدعی مقدمہ ڈاکٹر عارف چوہدری اور دو گواہ ڈاکٹر اے قدیر اور ڈاکٹر عارف بھی اپنے وکیل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت کے ہمراہ عدالت میں موجود تھے۔ مدعی مقدمہ ڈاکٹر عارف چوہدری نے عدالت سے درخواست کی کہ ان کا تبادلہ مظفرآباد ہوگیا ہے اس لئے وہ بار بار آنے سے قاصر ہیں، لہٰذا ان کی گواہی کے لئے بیان قلم بند کیا جائے یا پھر کوئی نزدیکی تاریخ بیان ریکارڈ کرنے کے لئے مقرر کی جائے۔ فاضل عدالت نے مدعی مقدمہ کی استدعا منظور کرتے ہوئے سماعت کے لئے ۳/فروری کی تاریخ مقرر کردی۔

(روزنامہ اسلام، یکم فروری ۲۰۰۹ء)

ناموس رسالت کے لئے لارڈ شپ بھی ٹھکرا دوں گا: لارڈ احمد

بریڈ فورڈ (نمائندہ جنگ) لارڈ احمد آف رادھرم نے متنبہ کیا ہے کہ اگر ہالینڈ میں بنائی گئی اسلام دشمن فلم کی نمائش ہاؤس آف پارلیمنٹ میں کی گئی تو برطانوی پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا جائے گا اور اگر اس تحریک کی وجہ سے مجھے لارڈ شپ سے محروم ہونا پڑا تو مجھے یہ بھی منظور ہوگا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر دشنام طرازی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹/ جنوری کو پارلیمنٹ ہاؤس میں اس متنازع فلم کی نمائش روکنے کے لئے اگر مجھے بریڈفورڈ اور برمنگھم سے بھی لوگوں کو بلانا پڑا تو انہیں بلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم شخصی آزادیوں کا احترام کرتے ہیں لیکن اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ شخصی آزادی کے بہانے ہماری نبی ﷺ کو گالی دی جائے اور نیا فتنہ کھڑا کیا جائے، ہم کسی نئے فتنہ کو سر نہیں اٹھانے دیں گے۔ پیپلز مسلم لیگ کے رہنما چوہدری محمد مالک کی جانب سے اپنے اعزاز میں ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے لارڈ احمد آف رادھرم نے کہا کہ وقت نے میرے یہ خدشات درست قرار دیے ہیں کہ جنرل مشرف پاکستان کے نہیں امریکا کے مفادات کے لئے کام کررہے تھے۔ آج وہ اپنے ان ہی آقاؤں کی زیر سرپرستی امریکا کے ایسے اداروں میں لیکچر دے رہے ہیں جو رمسفیلڈ سمیت اس لابی کے کنٹرول میں ہیں جس کے اشاروں پر جنرل مشرف پاکستان پر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ میں نے مشرف کے اقتدار میں آنے کے ابتدائی دنوں میں ان کی باتوں پر یقین کرکے ان کی حمایت کی لیکن مجھے جلد ہی ان کے ”اصل“ کا پتا چل گیا اور میں نے اپنے پاکستانی ہم وطنوں کو یہ کہہ کر خبردار کردیا کہ جنرل مشرف پاکستان کے نہیں امریکا کے وفادار ہیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۳۰/جنوری ۲۰۰۹ء)

”بیٹا مسلمان کا ہی ہوں ناں“ اوباما

حدیث نبویؐ کے حوالے پر شرکاء ششدر رہ گئے

نیویارک (آن لائن) امریکا کے پہلے سیاہ فام اور ایک مسلمان امیگرنٹ کے بیٹے صدر بارک حسین اوباما نے اپنے پہلے سالانہ قومی دعائیہ ناشتے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حدیث رسول مقبولؐ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ: ”تم اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔“ اس پر دعائیہ ناشتے کی تقریب میں موجود دنیا بھر کی ممتاز شخصیات ششدر رہ گئیں۔ امریکی مسلمانوں کی تنظیم کیئر نے صدر اوباما کی تقریر میں حدیث کا حوالہ کو حوصلہ افزا قرار دیتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ امریکی قوم کو متحد کرنے میں صدر اوباما کی تقریر بہت مدد دے گی۔ کیئر نے صدر اوباما کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کے جذبات سے مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوگی اور برداشت کلچر فروغ پائے گا۔ دریں اثنا صدر اوباما نے گزشتہ روز ایک ایگزیکٹو آرڈر کے تحت وائٹ ہاؤس میں ایک نئے دفتر کے قیام کی منظوری دی ہے جو مختلف کمیونٹیز کے درمیان پارٹنر شپ کے تحت برداشت اور ہم آہنگی کے کلچر کے فروغ کے لئے کام کرے گا، جس میں مختلف مذاہب کے اسکالرز اور مذہبی رہنما شامل ہوں گے۔ اس مقصد کے لئے ایک ۲۵ رکنی کونسل بھی قائم کردی گئی ہے، جس میں عیسائی اور یہودی عالم شامل ہیں تاہم ابتدائی کونسل کے اراکین میں کسی مسلمان عالم دین یا اسکالر کا نام شامل نہیں ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۷/فروری ۲۰۰۹ء)

تحفظ ناموسِ رسالت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسداری ہماری اولین ترجیح ہے

سہ روزہ ردِ قادیانیت کورس، مختلف مدارس کے ۱۵۰ طلبا کی بھرپور شرکت

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں سہ روزہ ''ردِ قادیانیت کورس'' کا اہتمام کیا گیا، جس میں علمائے کرام نے ردِ قادیانیت کے موضوع پر موثر درس دیئے اور قادیانیت کے کفریہ عقائد اور ملک وملت سے غداری کے واقعات سے پردہ اٹھایا۔ سہ روزہ ردِ قادیانیت کورس کی افادیت اور غرض و غایت مولانا محمد اسحاق نے بیان کی، اس کے بعد جانشین حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری نے ایمان افروز افتتاحی بیان کیا۔ علمائے کرام اور شرکائے کورس کو فتنہ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا اور نہایت دلسوزی سے نوجوان طلبا کو اس اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا مسئلہ قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ مجلس کراچی کے رہنما، استاذ الحدیث مولانا محمد اعجاز نے بیان کیا۔

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا مسئلہ دارالافتاء ختم نبوت کراچی کے مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری نے تفصیلاً پیش کیا۔

عقیدہ ختم نبوت، آیت خاتم النبیین کی تشریح، مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف اور فتنہ قادیانیت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی فرنگی دور کی پیداوار ہے جسے انگریز سامراج نے اسلامیان برصغیر کے دل سے اسلام کی محبت، غیرت ایمانی، جذبۂ جہاد کو نکالنے اور ہندوستان کی سرزمین پر اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے کھڑا کیا تھا۔ برطانوی سامراج کی چھتری تلے پلنے والے اس خود کاشتہ پودے کی بڑی حد تک آبیاری کی گئی، مگر اس کھیتی کو ویران اور اجاڑنے کے لئے علماء اسلام اور محبین وطن نے ایک کلیدی کردار ادا کیا اور انگریز اپنے سہانے خواب اور ارمان اپنی گوری چمڑی میں لے کر واپس چلا گیا، مگر کچھ کالی بھیڑیں جاتے جاتے چھوڑ گیا، جنہوں نے اپنے تئیں زور لگا کر کچھ نہ کچھ حق نمک ادا کرنے کی کوشش کی۔ رب کریم جزائے خیر نصیب فرمائے برصغیر پاک و ہند کے علماء کرام کو جنہوں نے یکجاں ہو کر اس فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کیا اور اس کو ناکوں چنے چبوائے اور قادیانیت کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے نام نہاد متبعین نے جب پر پرزے نکالنے شروع کئے تو علماء امت نے اسی دور سے ان کی ملحدانہ سرگرمیوں کے سدباب کی فکر کی اور لوگوں میں یہ شعور اور ولولہ اجاگر کیا کہ: ''قادیانیت اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے خلاف ایک گہری سازش اور بغاوت ہے مسلمان اس کا ادراک کریں۔'' چنانچہ مسلمانوں نے اس وقت کی پکار پر لبیک کہا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف صف آراء ہوگئے، گلی گلی، قریہ قریہ، چوکوں اور چوراہوں میں مرزائیت کو مقابلے اور مناظرے کے چیلنج دیتے تھے مگر تمام مال وثروت، حکمرانوں کی سرپرستی کے باوجود قادیانیوں کو میدان میں آنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔

آج بھی بحمداللہ! امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ اور ان جیسے سینکڑوں علمائے امت کا لگایا ہوا گلشن ختم نبوت سرسبز و شاداب ہے ان اکابرین کی جہد مسلسل کا امین یہ کارواں آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اسی آب وتاب کے ساتھ میدان عمل میں رواں دواں ہے اور تا صبح قیامت یہ صدائے بخاریؒ اہل زمانہ کے کانوں میں گونجتی رہے گی کہ: ''امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد منصب نبوت و رسالت پر کوئی نئی شخصیت براجمان نہیں ہوسکتی۔''

الحمدللہ! اس تین روزہ مختصر کلاس کے دورانیہ میں مختلف مدارس کے ۱۵۰ طلبا نے بھرپور شرکت کی مجلس کی طرف سے کاغذ قلم اور ان کے طعام کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ طلبا نے اس کورس کو اپنے لئے بہت مفید پایا اور مجلس کے بزرگوں سے اس کا دورانیہ بڑھانے اور اس کی افادیت کو عام کرنے کے لئے درخواست کی۔ شرکاء کورس کو پروگرام کے اختتام میں مجلس کی طرف سے شائع ہونے والا مفید و مختصر لٹریچر اور مجلس کے سابق نائب امیر حضرت سید نفیس شاہ الحسینیؒ کی رحلت پر شائع ہونے والی اشاعت خاص ''ختم نبوت نمبر'' بھی پیش کیا گیا۔

اللہ رب کریم منتظمین خصوصاً مجلس کراچی کے ناظم محمد انور رانا، ملک ریاض الحق، سید انوار الحسن، قاری عبدالعزیز، وارث علی، سید کمال شاہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے شبانہ روز اس کورس کے شرکاء کی خدمت کی۔ پروردگار عالم اس مساعی جمیلہ کو اراکین کی طرف سے قبول فرمائے اور آنے والے تمام طلبا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قبول فرمائے۔ ☆......☆

افغانستان میں مزاحمت توڑنے کے لئے قادیانی گروہ متحرک کرنے کا فیصلہ

انصار اللہ اور فکر ولی اللہی نامی تنظیموں سے امریکی رابطے تیز [illegible]

کابل (خبر نگار خصوصی) افغانستان میں طالبان اور حزب اسلامی کی مزاحمت کا زور توڑنے کے لئے امریکا نے سابق کیمونسٹوں اور بدنام زمانہ خفیہ ایجنسیوں خاد اور کے جی بی کی حکمت عملی اپنانا شروع کردی ہے۔ تفصیلات کے مطابق افغانستان کے بیشتر علاقوں میں طالبان کی مزاحمت کا توڑ کرنے کے لئے فوجی کارروائی کے ساتھ ساتھ قادیانی گروہ کی ذیلی تنظیم "انصار اللہ" اور "فکر ولی اللہی" کو متحرک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں گروپوں کے عیسائی مشنریوں سے بھی قریبی رابطے ہیں۔ ذرائع کے مطابق "انصار اللہ" قادیانی گروہ کی عسکری تنظیم ہے جس کا ہیڈکوارٹر جرمنی میں ہے، تاہم قادیانی جماعت مذکورہ تنظیم سے اپنا تعلق ظاہر کرنے سے گریز کرتی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد دنیا بھر میں قادیانی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ انصار اللہ نامی تنظیم کو افغان جہاد کے دوران روسی خفیہ ایجنسی کے جی بی اور افغان خفیہ ایجنسی خاد نے بھی مجاہدین کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی تھی، تاہم حزب اسلامی نے ۱۹۸۶ء میں صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں اس تنظیم کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرکے اس کے سربراہ سمیت ۳۰ سے زائد ارکان کو ہلاک کردیا تھا۔ تنظیم کے گرفتار ہونے والے افراد نے اپنے اعترافات میں بتایا تھا کہ انہیں کے جی بی اور خاد کی حمایت حاصل ہے۔ واضح رہے کہ انصار اللہ نامی گروہ نے اس وقت صوبہ غزنی کے اضلاع اندر، گیرو اور نیاز اللہ میں کافی رسوخ حاصل کرلیا تھا، اس تنظیم کا نعرہ "الحکم للہ" تھا، جبکہ اس کی تشکیل میں ایک فدائی یونٹ بھی شامل تھا جس کا کام معروف جہادی تنظیموں کے کمانڈروں کو نشانہ بنانا تھا، اس ضمن میں تنظیم سے وابستہ افراد نے علاقہ میں حرکت انقلاب اسلامی کے معروف کمانڈر دین پرست کو درجن بھر ساتھیوں سمیت شہید کردیا تھا۔ افغانستان میں ۱۹۹۲ء میں مجاہدین کی حکومت قائم ہونے کے بعد انصار اللہ پر پابندی لگادی گئی، تاہم حال ہی میں کابل میں قاری مشتاق نامی شخص کی زیر قیادت اسے دوبارہ فعال کردیا گیا ہے۔ قاری مشتاق کو کچھ عرصہ پہلے افغان حکومت نے غیر اسلامی عقائد پھیلانے اور توہین رسالت کے جرم میں گرفتار کیا تھا، تاہم بعد میں اسے سخت بیرونی دباؤ کے نتیجے میں ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ قاری مشتاق کے ساتھ غوث زلے نامی شخص کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق غوث زلے کو امریکا اور یورپ کی متعدد عیسائی مشنری تنظیموں کی حمایت بھی حاصل ہے اور اس نے قاری مشتاق سے مل کر صوبہ غزنی، زابل، پکتیا، پکتیکا، خوست، ننگرہار اور کنڑ میں نیٹ ورک قائم کرنے کا کام شروع کردیا ہے۔ اس ضمن میں انصار اللہ کے سابقہ اراکین کی خدمات بھی حاصل کرلی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ انصار اللہ نامی تنظیم کے افغان سربراہ خلیفہ عبدالوحید کو طالبان نے گزشتہ برس لوگر میں قتل کردیا تھا۔ علاوہ ازیں امریکی و افغان انٹیلی جنس نے اس ضمن میں فکر ولی اللہی نامی تنظیم کے ارکان کو بھی طالبان کے خلاف استعمال کرنا شروع کردیا۔ افغانستان میں اس تنظیم کی سربراہی ڈاکٹر خالد محمد گیان کے سپرد تھی، جس نے ایک پاکستانی جامعہ سے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، تاہم طالبان نے ۲۰۰۴ء میں اسے میرانشاہ کے علاقے میں ہلاک کردیا تھا۔ ذرائع کے مطابق مذکورہ تنظیم نے حال ہی میں طالبان کی قیادت سے رابطہ کرکے انہیں مسلح مزاحمت چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی، تاہم طالبان نے اس پیشکش کو مسترد کردیا تھا۔

(روزنامہ امت کراچی، ۳۰/جنوری ۲۰۰۹ء)

شراب پر پابندی کے فیصلے کی مخالفت کرنے والے عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں: مولانا عبدالکریم عابد

کراچی (پ ر) جمعیت علمائے اسلام سندھ کے نائب امیر مولانا عبدالکریم عابد نے وفاقی وزیر سیاحت مولانا عطاء الرحمٰن کی جانب سے ہوٹلوں اور سیاحتی مقامات پر شراب پر پابندی کے فیصلے کا زبردست خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے شراب پر پابندی کے فیصلے کی مخالفت کرنے والوں سے کہا ہے کہ شراب پر پابندی کو سیاحتی انڈسٹری کے لئے نقصان کا باعث قرار دینے والے اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ دریں اثناء جے یو آئی کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے کہا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس لئے ضروری ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں جہاں تک ہوسکے ایسے اقدامات کئے جائیں جو اسلام کے عین مطابق ہوں اگر جمعیت علمائے اسلام یا دینی قوتوں کو ملک میں حکمرانی کا موقع قوم نے دیا تو پہلی فرصت میں اسلامی نظام عدل نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عطاء الرحمٰن نے اپنی وزارت کے دائرہ اختیار میں آنے والے اداروں میں وزارت کا چارج سنبھالتے ہوئے فوری طور پر شراب پر پابندی کا اعلان کرکے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کردیا ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۷/فروری ۲۰۰۹ء)

افغانستان میں قرآن کریم کے غلط ترجمہ پر ۱۶ افراد گرفتار

مترجم سمیت ۲ ملزمان کو سزائے موت کا سامنا، قرآن میں تحریف دعویٔ نبوت کے مترادف ہے: اٹارنی جنرل

کابل (امت نیوز) افغانستان میں قرآن پاک کا غلط ترجمہ کرنے پر ۱۶ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں جبکہ ملزمان میں ۲ کو شرعی قانون کے تحت سزائے موت کا سامنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق احمد غوث زلمے نامی شخص نے ستمبر ۲۰۰۷ء میں قرآن پاک کا ترجمہ کر کے جیبی سائز کا نسخہ مساجد میں فراہم کیا، جس کے نیچے عبارت درج تھی کہ افغان عوام کو قرآن سمجھنے میں مدد کے لئے اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ اطلاعات کے مطابق متعدد افراد نے کوشش کر کے اس کی ایک ہزار جلدیں شائع کروا کر مفت تقسیم کیں، جس پر انکشاف ہوا کہ ترجمے کے ذریعے قرآنی آیات میں تحریف کی گئی ہے اور ترجمے کے ساتھ قرآنی آیات بھی درج نہیں ہیں۔ افغان عدلیہ کے اٹارنی جنرل کے ترجمان کے مطابق زلمے کو تین ساتھیوں کے ہمراہ پاکستان فرار ہوتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا ہے، جبکہ اشاعت و تقسیم میں معاونت پر مزید تین افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں مترجم اور اشاعت یقینی بنانے میں معاون ایک شخص کو شرعی سزا یعنی سزائے موت کا سامنا ہے۔ احمد غوث زلمے کے وکیل افضل شریج نورستانی کا کہنا ہے کہ زلمے کے خلاف نہ صرف عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے بلکہ کوئی وکیل بھی زلمے کا مقدمہ لڑنے کے لئے تیار نظر نہیں آرہا، اس صورت حال میں ملزمان کا سزائے موت سے بچنا مشکل نظر آرہا ہے۔

بھارت: کلیان سنگھ نے بابری مسجد کو شہید کرنے پر معافی مانگ لی

بابری مسجد کی شہادت کے سلسلے میں اخلاقی ذمہ داری قبول کرتا ہوں: سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش

نئی دہلی (آن لائن) بھارتی ریاست اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ نے بابری مسجد کی شہادت پر معافی مانگ لی ہے۔ کلیان سنگھ ۱۹۹۲ء میں مسجد کی شہادت کے وقت ریاست کے وزیر اعلیٰ تھے۔ کلیان سنگھ نے اس موقع پر کہا کہ بابری مسجد کی شہادت کے سلسلے میں اخلاقی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ بھارتی خبر رساں ادارے کے مطابق کلیان سنگھ نے تھوڑا عرصہ قبل سائیڈ لائن کئے جانے کے باعث بی جے پی سے دوبارہ استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ ان دنوں سماج وادی پارٹی سے قربت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں اور ان کی یہ معافی بھی پارٹی کے اعلیٰ عہدیداروں کے تحفظات دور کرنے کی کوشش ہے۔

لبرل اسلام کی اصطلاحات سے مسلمانوں کے قلوب میں شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں: مولانا اللہ وسایا

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور ممتاز مذہبی اسکالر مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ لبرل اسلام کی امریکن اصطلاحات، جدید تقاضے اور ریسرچ کے نام پر اسلام کے بنیادی عقائد اور مسلمانوں کے قلوب واذہان میں شکوک و شبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ اپنی خواہشات نفسانی کو اجتہاد اور ذہنی آوارگی کو دین اسلام کی تشریح سے تعبیر کرنا اسلام اور امت مسلمہ میں رخنہ اندازی کرنے کے مترادف ہے۔ نیو جنریشن اسلامی عقائد اور دینی علوم وافکار کو اپنی اصلی ہیئت پر باقی اور برقرار رکھنے کے لئے اپنے اندر تعلیم وتربیت، صلاحیت و بصیرت، استعداد اور میڈیا پر مکمل دسترس حاصل کرے، وہ یہاں خانقاہ عزیزیہ چک ۱۱ گیارہ ایل میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر اور چک ۱۸۱/۹۔ ایل میں ایک فکری وتربیتی نشست سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر پیر جی عبدالحفیظ صاحب، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی کے علاوہ علماء اور حاضرین کی کثیر تعداد موجود تھی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں سے جذبہ حریت، ولولہ جہاد، دینی حمیت و غیرت اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو توڑنے کے لئے انسان نما گورے ڈاکوؤں نے مرزا قادیانی سے مہدی، مسیح، نبوت اور انکار جہاد کے دعوے کرائے۔ قادیانیت نے سامراجی قوتوں کی چھتری کے سائے میں ایسے افراد تیار کئے جنہوں نے مسلمانوں کا مذہبی شیرازہ بکھیرنے، مسلمانوں میں ارتداد پھیلانے، نادار و مفلس طبقہ کو مال وزر، سہل اور پرتعیش زندگی گزارنے اور امراء طبقہ کو ٹورازم اور سیاحت کا لالچ دے کر اسلام سے برگشتہ کرنے کی مہم شروع کی تو تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے اپنی تمام علمی وعملی کمزوریوں کے باوجود تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دے کر فتنہ قادیانیت کا راستہ روکنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف تو انگریز سامراج نے تحقیق وتدقیق کے خوشنما نعرے اور آزادی مذہب کے نام پر اسلام کا بنیادی عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت کا حصار توڑنے کے لئے اپنے زیر سایہ جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے کئے، دوسری طرف کھلے بندوں آزاد پھرنے والی اور نیکر پہننے والی عیسائی عورتوں کو مقابلہ حسن، عورتوں کے حقوق، اسٹیج ڈراموں اور فحش فلموں جیسے حیاء سوز پروگراموں میں شرکت پر آمادہ کیا، اس خنزیر خور قوم کی فحش تہذیب اور عریاں معاشرت کا مسلم دنیا پر اثر یہ ہوا کہ فطری شرم وحیاء رکھنے والی مسلم

خواتین نے رفتہ رفتہ لحاف و لحاظ، حجاب اور چار دیواری سے باہر نکلنا شروع کیا انہوں نے کہا کہ تمام طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والوں پر ذمہ داری اور اہم فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ باہمی مشاورت، استقامت، مستقل مزاجی اور دل جمعی کے ساتھ اسلام دشمن قدیم و جدید فتنوں کی سرکوبی کا عمل جاری رکھیں۔

ختم نبوت کانفرنس سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیدوالہ کے زیر اہتمام جامع مسجد لال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت صاحبزادہ طاہر الحسن شاہ آف فیصل آباد نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، شیخوپورہ و ننکانہ کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، فیصل آباد کے مبلغ مولانا عبدالخالق، ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی، امیر مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ، ختم نبوت سیدوالا کے سرپرست حافظ مشتاق احمد، امیر صوفی خادم حسین اور لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی، بھائی محمد افضل نے خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ختم نبوت سیدوالہ کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر خالد محمود شاہد نے سرانجام دیے، علماء کرام نے اپنے خطاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پُر مغز انداز میں بیان کی اور قادیانیوں کے نظریات سے عوام کو آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت ایک سازشی ٹولہ ہے جو ہر وقت وطن پاکستان اور اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کے درپے ہیں۔ قادیانی دجل و فریب اور ان کی مکاریوں سے ہمیں ہر وقت چاک و چوبند رہنا چاہئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ننکانہ صاحب

ننکانہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ دارالعلوم مدینہ ٹاؤن ہاؤسنگ کالونی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، معروف خطیب مولانا محمد اسماعیل شاہ کاظمی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عبدالنعیم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی، امیر مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ، نائب امیر چوہدری محمد شفیق، ختم نبوت شیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ قاری محمد الیاس، قاری محمد اقبال سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس کی میزبانی مدرسہ دارالعلوم ختم نبوت کے مدیر قاری محمد ارشد نے کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ دنیا میں کوئی کتاب محفوظ نہیں سوائے قرآن پاک کے، ختم نبوت کا مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مسئلہ ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا تقدس باقی ہے تو پورے کا پورا دین باقی ہے، ہمیں گستاخانِ رسول قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ کانفرنس میں صفدر آباد، گنگا پور اور قرب و جوار کے علاقوں سے مسلمانوں نے وفود اور قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

کتاب الدعاء والاستغفار

جناب رشید اللہ یعقوب صاحب، صفحات: ۲۰۸، قیمت: صدقہ جاریہ، پتہ: رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر مکان نمبر ۸، زمزمہ اسٹریٹ نمبر ۳، زمزمہ، کلفٹن کراچی پاکستان۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب مسنون دعاؤں اور استغفار کے کلمات پر مشتمل ہے، اس سے قبل یہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور اس پر متعدد اہل علم کی تقریظات ثبت ہیں۔ پیش نظر اس کا دوسرا ایڈیشن ہے اور اس میں چار نئے ابواب مع الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ کا اضافہ بھی ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق اس کی قدر دانی میں بخل نہیں کریں گے۔

(مولانا سعید احمد جلال پوری)

مدرسہ ادارۃ القرآن ٹرسٹ میر محمد گوٹھ منگھوپیر میں

جامع مسجد خاتم النبیّین

زیر تعمیر ہے

مخیّر حضرات اور احباب سے تعاون کی اپیل ہے

بمقام: میر محمد گوٹھ نزد سلطان آباد سوسائٹی منگھوپیر کراچی

رابطہ: 0333-2374680,0300-9899402

طفیل آپؐ کے ہے کائنات کی ہستی

حجۃ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں — امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
طفیل آپؐ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدء الآثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تابوجود — قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
گرفت ہو تو تیرے ایک بندہ ہونے میں — جو ہوسکے تو خدائی کا اک تیری انکار
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال — بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار
تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا — وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے — کریں ہیں امتی ہونے کا یانبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخرکار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمیں آسماں بھی ہموار
جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا — وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستار
سوا خدا کے بھلا تجھ کو کوئی کیا جانے — تو شمس نور ہے شپر نمط اولوالابصار

سما سکے تیرے خلوت میں کب نبی و ملک
خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد

امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن

ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ